Date 10-06 2017

نام ابوالمتبسم محمد ایاز عطاری

درجہ خامسہ

مورخہ 15-06-2017

مضمون فقہ

جامعۃ المدینہ ڈیرہ اللہ یار بلوچستان

★ سورج کی سب سے پہلی کرن ملک جاپان پر پڑتی ہے۔

★ آنکھیں کھلی رکھتے ہوئے چھینکنا ناممکن ہے۔

نفرت سے نہیں محبت سے دل جیتو

★ طوطا مرچی کھا کر بھی میٹھے بول سناتا ہے۔ مگر نادان انسان میٹھی چیزیں کھا کر بھی کڑوی بات کرتا ہے:

Date 20

اہم گزارش:-

کافی حد تک کوشش کی گئی ہے کہ
چہل حدیث کو آسان طور پر "سوالاً، جواباً" تحریر
کیا جائے:-
تو احتیاط کے دامن کو تھامتے
ہوئے قلم بند کیا ہے:-
ان تمام تر کاوشوں کے
باوجود اگر ماہر فن غلطی پر مطلع ہو:- تو
ضرور مجھے آگاہ فرمائیے گا:-
آپ کا تا دم حیات مشکور رہے گا:- بندہ ناچیز

ملتجی:-
ابو المتبسم ایاز احمد عطاری
0312-8065131

کتاب الایمان

Date 18-12-2017

س 1: یمین کا لغوی اور اصطلاحی تعریف تحریر کریں؟
جواب: لغوی معنیٰ:-
مضبوطی
اصطلاحی تعریف:-
ایسا مضبوط عقد جس کے ذریعے حالف کسی کام کے کرنے کا عزم کریں یا نہ کرنے کا عزم کرے:-

س 2: قسم کی کتنی اور کون کونسی قسمیں ہیں؟ مع حکم؟
جواب: اقسام الیمین:-
قسم کی 3 اقسام ہیں:-
1- یمین غموس 2- یمین منعقدہ 3- یمین لغو
یمین غموس سے مراد:-
کوئی بندہ زمانہ ماضی میں کسی کام کی جان بوجھ کر قسم اٹھائے اور جھوٹ بول کر قسم اٹھائے:-
یمین منعقدہ کی تعریف:-
کوئی بندہ زمانہ مستقبل کی قسم اٹھائے کرنے یا نہ کرنے کی قسم اٹھائے۔
یمین لغو کی تعریف:-
کوئی بندہ زمانہ ماضی کی قسم اٹھائے کہ اور اسکا اعتقاد یہ ہے کہ وہ اس طرح

Date 18-12-2017

ہے لیکن حقیقت حال اسکے مخالف ہے۔

یمین غموس کا حکم:۔ گناہ گار ہو گا۔ لیکن کفارہ نہیں ہو گا:۔

یمین منعقدہ کا حکم:۔ کفارہ لازمی ہو گا۔

یمین لغو کا حکم:۔ نہ گناہ ہو گا نہ کفارہ ہو گا

س 3 یمین غموس کے حکم میں جو اختلاف ہے وہ تحریر کریں؟

جواب عند الشافعی:۔ یمین غموس میں کفارہ ہو گا۔

دلیل:۔ اسلئے کہ کفارہ یہ اللہ تعالیٰ کے اسم کے حرمت کی توہین کے گناہ کو ختم کرنے کیلئے ہوتا ہے۔ اور یہ معنیٰ یمین غموس میں متحقق ہے۔ اسوجہ سے کفارہ لازمی ہے۔

جسطرح:۔ یمین منعقدہ میں کفارہ لازمی ہوتا ہے اسی طرح غموس میں کفارہ لازمی ہو گا۔

Scanned by CamScanner

Date 18-12 2017

دلیل کا جواب:-
یمین منعقدہ اٹھانا جائز ہے۔
اگر قسم کو پورا کیا تو قسم منعقدہ میں گناہ نہیں ہوگا۔
اگر پورا نہ کیا تو گناہ ہوگا۔
اور یمین غموس میں
گناہ شروع سے متصف ہوتا ہے۔
پس غموس
کو منعقدہ کیساتھ ملحق نہیں کیا جائے گا۔
عند الاحناف:-
گناہ ہوگا۔
دلیل:-
قولہ السلام:- من حلف کاذبا ادخلہ
اللہ النار:-
یمین غموس میں کفارہ نہیں ہے۔
دلیل:-
کفارہ روزے کے بدلے ادا کیا جائے گا۔
اور اس میں نیت کرنا شرط ہے۔ تو کفارے
کو یمین غموس میں نہیں ہوگا:-
دوسری دلیل:-
سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:- کہ
5 کبائر گناہ میں کفارہ نہیں ہے۔ اور ان میں

Date 18-12 2017

یمین غموس کو ذکر کیا ہے۔

س 4: مکرہ اور ناسی کے یمین کا حکم تحریر کریں؟

مع اختلاف لکھئے؟

جواب: عند الاحناف:-

۱- قاصد فی الیمین ۲- مکرہ

۳- ناسی:-

ان تینوں کی قسم ہوگی!-

دلیل:-

قوله السلام :- ثلث جدّهن جدّ و هزلهن

جدّ النکاح والطلاق والیمین :-

عند الشافعی:-

امام شافعی ہمارے ساتھ اختلاف

فرماتے ہیں :- اسکا بیان "باب الاکراہ" ذکر

کرونگا!-

س 5: محلوف علیہ کو کسی نے بھولے سے کیا یا کراہت

کی بناء پر تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر محلوف علیہ کو کسی نے بھولے یا کراھیت

کی بناء پر کیا یا مغمی علیہ یا مجنون کی حالت میں

Date 18-12-2017

فعل کیا تو حانث ہو جائے گا۔

دلیل:-

فعل حقیقی ختم نہیں ہو گا ناسی کی وجہ سے

یا اکراہ کی وجہ سے۔

فعل حقیقی کیا ہے؟ کسی بات پر قسم اٹھایا کہ میں

یہ کام نہیں کرونگا۔

"ولو کانت الحکمۃ رفع الذنب فالحکم یدار"

اعتراض:-

کفارہ واجب کرنے کی حکمت یہ ہے

کہ گناہ معاف ہوں۔

تو مغمی علیہ و مجنون ان دونوں

پر گناہ ہوتا ہی نہیں ہے تو اس پر کفارہ کیسے واجب

ہے؟

جواب:-

اگر حکمت گناہ مٹ جانا ہے۔ لیکن

مغمی علیہ و مجنون پر کفارہ واجب ہونے کی وجہ

یہ ہے کہ انہوں نے قسم کو توڑا ہے۔ حنث کی

وجہ سے کفارہ واجب ہے۔

نہ کہ گناہ کی وجہ

سے۔

"تمت بالخیر"

"مایکون یمینا و ما لا یکون یمینا"

Date 25-12 2017

س 6 کن اسماء سے قسم اُٹھا سکتے ہیں؟ مع دلیل:

جواب 1- اسم جلالت "اللہ" عزوجل کے اسم سے:-

2- اللہ تعالیٰ کے دیگر اسماء سے (رحمٰن و رحیم وغیرہ):-

3- اللہ تعالیٰ کے اُن صفات کیساتھ جو عرفاً مشہور

ہوں:- جیسے:- جلالہ و کبریائہ وغیرہ:-

دلیل:-
اسلئے اللہ تعالیٰ کی صفات کیساتھ قسم اُٹھا

سکتے ہیں کہ یہ صفات "حلف" اُٹھانے کیلئے متعارف

ہیں۔ اور ان صفات میں یمین کا معنیٰ پایا جاتا

ہے۔ تو کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں قسم

اُٹھا سکتے ہیں:-

س 7 کن الفاظ سے قسم نہیں اُٹھا سکتے؟ مع دلائل؟

جواب 1- وعلم اللہ:-
اللہ تعالیٰ کے "علم" کی قسم نہیں اُٹھا

سکتے ہیں:-

دلیل:-
اسلئے کہ "علم" کی قسم متعارف نہیں ہے۔

Date 25-12 2017

۲ - ورحمۃ اللہ :-

اللہ تعالیٰ کی "رحمت" کی قسم

نہیں اٹھا سکتے :-

دلیل :-

اسلئے کہ یہ قسم اٹھانے کیلئے "غیر متعارف" ہے

۳ - غیر اللہ کی قسم :-

غیر اللہ کی قسم (جیسے کعبہ یا نبی)

نہیں اٹھا سکتے :-

دلیل :-

قولہ السلام :- من کان منکم حالفا فلیحلف باللہ او لیذر :-

۴ - حلف القرآن :-

قرآن پاک کی قسم نہیں اٹھا سکتے ہیں :-

دلیل :-

غیر متعارف ہونے کی بناء پر قرآن پاک کی قسم نہیں اٹھا سکتے :-

س ۶ حروف قسم تحریر کریں ؟ مع دلیل :-

جواب حروف قسم "3" ہیں :- وہ درج ذیل ہیں -

۱ - واؤ :-

دلیل :-

واللہ ربنا ما کنا مشرکین :-

Scanned by CamScanner

Date 25-12-2017

2 - باء :-

دلیل :- باللہ ان الشرک لظلم عظیم :-

3 -

تاء :-

دلیل :- تاللہ لاکیدن اصنامکم :-

مدینہ :-
"لام" کے ساتھ کبھی کبھار قسم اٹھا سکتے ہیں

وجہ :-
اسلئے کہ "باء" کو کبھی کبھار "لام" کیسا تھ
تبدیل کرتے ہیں :- اس وجہ سے حرف لام کے ساتھ
اٹھا سکتے ہیں :-

س 9 کیا حرف قسم کو پوشیدہ کر سکتے ہیں یا نہیں ؟

جواب کبھی کبھار حرف قسم کو حذف کر سکتے ہیں :-

جیسے : اللہ لا افعل کذا :-

حرف قسم حذف کرنے کے بعد "اسم جلالت اللہ" پر "نصب" دیا جا سکتا ہے -

وجہ :-
حرف جر کے نہ ہونے کی بنا پر نصب پڑھا جا سکتا ہے -

Date 25 - 12 2017

2 - اسم جلالت اللہ عزوجل پر "کسرہ" بھی پڑھ سکتے ہیں :-

وجہ :-
اسلئے تاکہ "کسرہ" "حرف جر" کے محذوف پر دلالت کرے :-

س: "حق اللہ" قسم کیلئے استعمال ہو سکتا ہے یا نہیں؟ مع اختلاف ائمہ لکھیئے؟

جواب: عند الطرفین :-
امام اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :-
"وحق اللہ" کہنے سے بندہ حالف نہیں ہوگا :-
امام یوسف علیہ الرحمہ ایک روایت کے مطابق امام اعظم علیہ الرحمہ کے ساتھ ہیں :-

دلیل :-
اسلئے کہ "حق" سے مراد اللہ تعالیٰ کی اطاعت مراد ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حقوق کی قسم کرنا یہ غیر اللہ کی قسم کھانا ہے۔ اور غیر اللہ کی قسم ہوتی ہی نہیں ہے :-

عند ابی یوسف :-
وحق اللہ :- کہنے سے بندہ حالف

Date 25-12 2017

ہو جائے گا :-

دلیل :-

"حق" اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی قسم کھانا درست ہے

مدینہ :-

اگر "حق" معرفہ ذکر ہو تو تمام ائمہ

کرام اس بات پر متفق ہیں کہ بندہ حالف ہو

جائے گا :-

اگر "حق" نکرہ ہے۔ تو اس صورت میں

بندہ حالف نہیں ہوگا۔

س :- "اقسم" یا "اقسم باللہ" کہنے سے بندہ حالف ہوگا

یا نہیں ؟

جواب :- اقسم اور اقسم باللہ اور احلف اور احلف باللہ اور اشہد

اور اشہد باللہ :- ان سے بندہ حالف ہو جائے گا۔

وجہ :-

اسلئے کہ مذکورہ الفاظ "حلف" میں استعمال

ہوتے ہیں۔ اور مذکورہ الفاظ اگرچہ حقیقت میں

حال کیلئے ہیں۔ لیکن مجازاً قرینے کی وجہ سے

Date 25-12-2017

مستقبل میں استعمال ہوتے ہیں۔

اقسم، احلف:-
تو ہم حالف کو حال میں مراد لیے گئے

یعنی:- حالف نے قسم حال میں اٹھائی ہے:-
اقسم، احلف:-
ان میں تو قسم کے معنی پائے جاتے

ہیں:- لیکن "شہادۃ" میں قسم کے معنی کیسے پائے

جاتے ہیں:-
شہادہ میں قسم کے معنی ہیں:-
اس پر دلیل:- قال اللہ تعالیٰ

قالوا نشہد انک لرسول اللہ ثم قال اتخذوا ایمانہم
جنۃ:-

س: حلف باللہ اور حلف بالغیر اللہ کا حکم لکھئے؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھانا جائز ہے۔
لیکن غیر اللہ کی

قسم کھانا جائز نہیں ہے:-
مثال:- احلف وغیرہ۔

تو ان الفاظوں کو "حلف" کی طرف پھیرے گئے!

تو کیا ان لفظوں میں حلف کی نیت ضروری ہے یا نہیں؟

Date 27-12-2017

ایک قول کے مطابق :-
نیت کرنا لازمی نہیں ہے۔
ایک قول کے مطابق :-
نیت کرنا ضروری ہے۔
وجہ :-
اسلیے کہ اقسم و احلف و اشہد ان الفاظوں
میں "وعدہ" اور "غیر اللہ کی قسم کھانا کا احتمال ہے
اس وجہ سے نیت کرنا ضروری ہے۔

س 13 کسی نے "سوگند میخورم بخدای" کہا تو کیا حکم ہے؟
جواب اگر کسی نے "سوگند میخورم بخدای" کہا تو بندہ حالف
ہو جائے گا۔ یعنی :۔ قسم ہو جائے گی :-
وجہ :-
اسلئے کہ مذکورہ جملہ حال کیلئے استعمال ہوتا
ہے اسی بناء پر "یمین" ہو گی :-

س 14 اگر "سوگند خورم" کہا تو کیا حکم ہے؟
جواب اگر کسی نے "سوگند خورم" کہا تو قسم نہیں ہو گی :-
وجہ :-
اسلئے کہ مذکورہ جملہ "مستقبل" کیلئے آتا
ہے۔ اور مستقبل کے الفاظ سے "قسم" نہیں ہو گی :-

Date 27-12-2017

س ۱۴: اگر کسی نے "لعمراللہ، وایم اللہ" کہا تو کیا قسم ہو گی یا نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی "عمر" کی قسم اٹھانا درست ہے۔ "قسم" ہو جائے گی:۔

وجہ:۔
اسلئے کہ اللہ تعالیٰ کی "عمر" سے مراد اللہ تعالیٰ کی "بقاء" مراد ہے۔ اور یہ بات درست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ باقی رہنے والی ذات ہے:۔
اور اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھانا بھی درست ہے:۔

"ایم" سے مراد کیا ہے:۔
عند الکوفین:۔ "ایم" یہ "یمین" کے معنیٰ میں ہے اور یہ "یمین" کی جمع ہے۔ اس بناء پر "ایم" سے قسم اٹھانا درست ہے۔
عند البصریین:۔
"ایم" "واؤ قسمیہ" کے معنیٰ میں آتا ہے:۔
گویا کہ اس نے "واللہ" کہا:۔
اور یہ قسم درست ہے:۔

Date 27-12-2017

س: کیا "اللہ تعالیٰ کے "وعدہ" و "میثاق" کی قسم کھا سکتے ہیں؟

جواب: "اللہ تعالیٰ کے "وعدہ" کی قسم بالکل کھا سکتے ہیں

دلیل:-
خود ذاتِ باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:-

واوفوا بعھد اللہ :-
تو اس بناء پر "اللہ تعالیٰ کے "وعدہ" کی قسم اٹھا سکتے ہیں:-

س: کسی نے "نذرُ اللہ" کہا تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے کہا "علیّ نذرٌ" یا "نذرُ اللہ" کہا تو یہ یمین ہو جائے گی۔

دلیل:-
قولہ السلام:- من نذر نذراً و لم یسم فعلیہ الکفارۃ یمین:-

نوٹ:-
وان قال ان فعلت کذا فھو یھودی او نصرانی او کافر یکون یمینا:- یہ مسئلہ نہیں پڑھا ہے

Date 29-12 2017

س 17 "ان فعلت كذا فعلى غضب الله" اگر کسی نے اسطرح قسم اٹھائی تو کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر کسی نے اسطرح قسم اٹھائی کہ (" اگر تو نے اسطرح کام کیا تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا غضب یا اللہ تعالیٰ کی سختی ہے") تو اسطرح کہنے سے بندہ حانث نہیں ہو گا:۔

دلیل:۔
اسلئے کہ اس بندے نے اپنے آپ پر بددعا کی ہے۔ اور یہ قسم شرط کیساتھ معلق نہیں ہے۔
اور دوسرا وجہ یہ ہے کہ مذکورہ قسم غیر متعارف ہے۔ اسوجہ سے بندہ حالف نہیں ہو گا:۔

س 18 "ان فعلت كذا فانا زانٍ" کہا تو کیا بندہ حالف ہو گا یا نہیں؟

جواب۔ اگر کسی نے اسطرح قسم اٹھائی کہ " اگر تو نے اسطرح کام کیا تو میں زنا کرونگا یا چوری کرونگا یا شراب پیونگا یا سود کھاؤں گا۔ تو بندہ حالف نہیں ہو گا:۔

Date 29-12 2017

دلیل:-

بندہ اس وجہ سے حالف نہیں ہو گا کہ ان
اشیاء میں فسخ اور تبدیل ہونے کا احتمال باقی
ہے:- وہ اس طرح وہ اس طرح کہ:-

زنا سے مراد:-
بندہ عورت سے نکاح کر کے جماع
کرے تو یہ عورت مرد کیلئے حلال ہو جائے گی:-

چوری کی تبدیلی:-
محل کے تبدیل ہونے کی بناء پر
چوری حلال ہو سکتی ہے:-

شراب خمر کا فسخ:-
اگر بندہ شراب دارالحرب میں پی
لے تو جائز ہے:-

سود کی تبدیلی:-
اگر کوئی بندہ سود بھی دارالحرب
میں کھائے تو جائز ہے:-
تو مذکورہ اشیاء یہ اللہ تعالیٰ کے اسم کی حرمت
کے معنیٰ میں نہیں ہے۔
اور اس طرح کی قسم اٹھانا
غیر متعارف ہے اس وجہ سے بندہ حالف نہیں
ہوگا:-

Scanned by CamScanner

٣

"فصل فی الکفارة"

Date 29-12-2017

س [19] قسم کا کفارہ تحریر کریں؟ مع دلیل ذکر کریں؟

جواب 1- بندہ باندی کو آزاد کرے۔

2- دس مسکینوں کو کپڑا پہنائے۔

3- دس مسکینوں کو کھانا کھلائے:-

دلیل:-

قولہ تعالیٰ:- فکفارتہ اطعام عشرۃ مساکین:-

وضاحت:-

مذکورہ آیت میں کلمہ "او" آیا ہوا تو یہ اختیار کیلئے آیا ہوا ہے کہ بندے کو اختیار ہے کہ ان تینوں چیزوں میں سے ایک شئ واجب ہو گی:-

س [20] اگر بندہ مذکورہ تینوں چیزوں پر قدرت نہیں رکھتا تو کیا حکم ہے مع اختلاف لکھئے؟

جواب عند الشافعی:-

اگر بندہ مذکورہ تینوں چیزوں پر قدرت نہیں رکھتا تو بندے کو اختیار ہے کہ 3 روزے پے در پے رکھے یا فرق کر کے روزہ رکھے:-

Date 29-12-2017

دلیل:-

قولہ تعالیٰ:-

فمن لم یجد فصیام ثلاثۃ ایام:-

امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:- کہ آیت مطلق ہے۔ اور مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہوگا۔ چاہے بندہ پے در پے روزے رکھے یا فاصلہ کرے روزے رکھے۔ بندے کو اختیار ہے:-

عندالاحناف:-

اگر بندہ (باندی آزاد کرنا و دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا و دس مسکینوں کو کھانا کھلانا) الخ تینوں پر استطاعت نہیں رکھتا تو بندہ پے در پے 3 روزے رکھے:-

دلیل:-

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت میں "متتابعات" کا ذکر ہے۔ تو گویا کہ خبر مشہور ہے۔ اور خبر مشہور کے ذریعے کتاب اللہ کی مطلق آیت پر زیادتی کرنا جائز ہے:-

Date 29. 12 2017

س[4]: کفارے میں کپڑا ذکر ہے تو کپڑا کونسا مسکین کو دیا جائے گا مع اختلاف لکھئے؟

جواب: متن میں جوادنی لباس کا ذکر ہے۔

اس میں ائمہ ثلاثہ کی رائے یہ ہے کہ اس لباس سے مراد وہ لباس ہے جس سے اکثر بدن چھپ جائے۔ یہاں تک کہ صرف شلوار کفارے میں دینا جائز نہیں اور یہی صحیح قول ہے۔

وجہ:- اگر کوئی شلوار پہنتا ہے تو وہ عرف میں ننگا ہی شمار کیا جاتا ہے۔ لیکن جتنا کپڑا کفارے میں کافی نہیں ہوتا اگر اتنے ہی کپڑے کی قیمت کھانے کیلئے دی تو کافی ہے:۔

کفارہ کا لغوی معنی:- بدلا ہے:-

اصطلاحی تعریف:- وہ سزا جو گناہ کی تلافی کیلئے شرعاً مقرر ہوتی ہے:-

Date 29. 12. 2017

س 22 اگر حانث ہونے سے پہلے کفارہ دے دیا تو یہ کفارہ ادا ہو جائے گا؟ مع اختلاف؟

جواب۔ عندالاحناف:۔
اگر کسی نے حانث ہونے سے پہلے کفارہ دے دیا تو بندے کا یہ کفارہ ادا نہیں ہوگا:۔
وجہ:۔
اسلئے کہ کفارہ یہ جو ہوتا ہے جُرم کو چھپاتا ہے۔ اور حانث ہونے سے پہلے کوئی جُرم ہے ہی نہیں تو کفارہ کیسے ادا ہوگا۔

عندالشافعی:۔
حانث ہونے سے پہلے اگر بندہ کفارہ دے دے تو اس بندے کا کفارہ ادا ہو جائے گا:۔
دلیل:۔
امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔
اگر کفارہ مال سے ادا کیا تو کفارہ ادا ہو جائے گا:۔

Date 29-12 2017

امام شافعی علیہ الرحمہ نے
مال کی قید لگا کر اس سے
بدن کے ذریعے جو کفارہ ادا ہوتا ہے اسکو خارج
کر دیا:-
اسلئے کہ بدنی عبادات وہ وقت ادا،
سے پہلے ادا نہیں ہوتی:-
جبکہ مال کی عبادت
وقت سے پہلے ادا ہو جاتی ہے:-
اور امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:-
بندے نے کفارہ
سبب (یعنی قسم) کے بعد ادا کیا ہے۔
اور سبب کے
بعد مسبب ادا ہو جاتا ہے:-
جیسے:- کسی نے کسی بندے
کو زخمی کیا تو زخمی ہونے کے بعد اور موت سے
پہلے اُس نے کفارہ دیا تو کفارہ ادا ہو جائے گا۔
دلیل کا جواب:-
قسم یہ سبب نہیں ہے:-
اسلئے:- کہ جو سبب ہوتا ہے وہ مسبب کی طرف

Date 29-12-2017

لے کر جاتا ہے
لیکن "قسم" یہ کفارے کے واجب

ہونے کیلئے نہیں ہے:-
اس وجہ:- کہ کفارہ قسم

توڑنے کے بعد واجب ہوتا ہے۔
جیسے:- روزے

کا کفارہ روزہ توڑنے کے بعد واجب ہوتا ہے

نہ کہ روزہ توڑنے سے پہلے کفارہ واجب ہوتا ہے۔
بخلاف زخم کے:-
اسلئے کہ زخم بندے کو موت

کی طرف لے کر جاتا ہے۔
مسئلہ:-
اگر کسی نے قسم توڑنے سے پہلے کفارہ

دے دیا اور قسم نہ توڑا تو یہ کفارہ واپس

نہیں ہوگا بلکہ وہ صدقہ ہو جائے گا:-

س 23 کسی نے گناہ پر قسم کھائی تو کیا حکم ہے؟

جواب کسی نے گناہ پر قسم کھائی:-
مثال:- اُس نے کہا کہ

اللہ کی قسم میں نماز نہیں پڑھوں گا یا ابو سے بات

Date 29 12 2017

نہیں کرونگا یا فلاں بندے کو قتل کرونگا وغیرہ:۔

تو بندہ قسم توڑ دے اور کفارہ ادا کر دے:۔

وجہ:۔

قولہ السلام:۔ من حلف علی یمین ورأی

غیرھا خیرا منھا فلیات الذی ھو خیر ثم

لیکفر عن یمینہ:۔

ترجمہ:۔ سرکار علیہ السلام نے ارشاد فرمایا،

جو بندہ قسم اٹھائے اور وہ بندہ قسم کے علاوہ

کوئی بہترین چیز دیکھے تو بہترین چیز کو حاصل

کرے پھر اس قسم کا کفارہ ادا کرے:۔

عقلی دلیل:۔

کیونکہ اگر قسم توڑتے ہیں تو کفارے کے ذریعے

اسکی تلافی ہو جاتی ہے۔ مگر گناہ والے کام کی تلافی

کسی صورت میں بھی نہیں ہو سکتی:۔

اس بناء پر ایسے حالف کو قسم توڑنے کا

حکم دیا جاتا ہے۔ اور بعد میں کفارہ دینے کا حکم

دیا جاتا ہے

Date 30-12 2017

س 24 "واذا حلف الکافر ثم حنث فی حال کفرہ" تو کیا حکم ہے؟

جواب کسی کافر نے قسم کھائی پھر حالتِ کفر میں حانث ہوا یا اسلام لانے کے بعد حانث ہو تو اس بندے پر کفارہ لازمی نہیں ہوگا:-

دلیل:-

اسلئے کہ کافر قسم کا اھل نہیں ہے۔

وجہ:- اسلئے

کہ قسم اللہ تعالیٰ کی تعظیم کی پختگی کیلئے اٹھائی جاتی ہے۔ اور کافر اسطرح کی قسم کھائے گا نہیں۔

اور کافر کفارہ کے اھل بھی نہیں ہے۔ اسلئے کہ

کفارہ عبادت ہے۔ اور عبادت کا مستحق کافر نہیں ہے:-

س 25 "ومن حرم علی نفسہ" تو کیا حکم ہے؟

مع اختلاف:-

بعند الاحناف:-

جواب کسی بندے نے اپنے آپ پر کوئی چیز حرام کی

Date 30-12 2017

جس چیز کا وہ مالک تھا :- تو
وہ عین چیز حرام

نہیں ہوگی :- اور وہ بندہ قسم کو توڑ دے اور کفارہ

کرنا مباح ہے :-
دلیل :-
اسلئے کہ بندے کے ظاہری لفظ سے حرمت

ثابت ہوتی ہے۔ اور اس لفظ پر عمل کرنا ممکن ہے

کہ اس لفظ کے علاوہ کسی اور لفظ سے قسم کو ثابت

کیا جائے :-
اب وہ بعد چاہے تھوڑا فعل کرے یا

زیادہ دونوں صورتوں میں بندہ حانث ہوگا اور

اس پر کفارہ واجب ہے :-
وجہ :- اسلئے کہ حرمت

قسم کھانے والے چیز کی ہر جزء کو شامل ہے۔
عند الشافعی :-
بندے نے اپنے اوپر وہ چیز حرام کی

جس کا وہ مالک تھا۔ تو قسم توڑ دی تو کفارہ

واجب نہیں ہوگا :-

Date 30-12-2017

دلیل:-
جائز چیز کو اپنے اوپر حرام کر دینا:-
اس صورت میں قسم منعقد نہیں ہوتی ہے:-

س 26 "ولو قال کلّ حلّ علیّ حرام" اس عبارت کی
وضاحت فرمائیے؟ مع اختلاف

جواب القیاس وعند الزفر:-
کسی نے قسم کھائی کہ اللہ کی
قسم مجھ پر تمام حلال چیزیں حرام ہیں:-
جیسے بندے
قسم سے فارغ ہوا اور سانس یا اس جیسے کوئی اور
کام کیا تو بندہ حانث ہو جائے گا:-

وجہ:-
امام زفر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ کہ اس بندے
کی قسم عموم پر ہے۔ اور عموم کے اندر سانس لینا یا
آنکھوں کو کھولنا یہ سب داخل ہیں۔ اس
عموم کی بناء پر بندہ حانث ہو جائے گا۔

استحسان:-
اگر کسی نے قسم کھائی کہ مجھ پر تمام حلال

Date 18 - 01 2018

چیزیں حرام ہیں:- تو اس بندے پر کھانا و پینا حرام

ہو گا اگر اس نے کھانے پینے کے علاوہ کسی اور چیز

کی نیت کر لی تو وہ چیز بھی اس بندے پر حرام ہو گی۔

وجہ الاستحسان:- قسم کھانے کا مقصود قسم کو پورا کرنا

ہوتا ہے۔ اور عمومیت کی صورت میں قسم کو پورا

کرنا حاصل نہیں ہو گا۔ جب قسم کو عموم پر محمول

کرنا متعذر ہو گیا تو قسم کو خاص چیزوں پر

محمول کریں گے۔ وہ خاص چیزیں جو عرف

میں بھی خاص ہیں:- تو قسم کو کھانے، پینے کی

طرف پھیر دیں گے:- نہ کہ ہر حلال چیز شامل ہو گی۔

مگر وہ اسکی نیت کرے تو وہ بھی شامل ہو گی۔

مسئلہ:- مذکورہ حالف بندہ اپنی زوجہ سے جماع

Date 18 . 01 2018

کرنے کی صورت میں حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:۔ قسم کا

عموم سے ساقط ہونے کی بناء پر اسکی زوجہ شامل

نہیں ہوگی:۔

ہاں اگر اس بندے نے اپنی عورت کی

نیت کرلی تو یہ عورت شامل ہوگی:۔

اور یہ

ایلاء کہلائے گا:۔

ظاھرالروایۃ:۔

ظاھرالروایہ کا جواب یہ

ہے کہ بندہ کھانے پینے سے حانث ہوگا۔

مشائخنا:۔

مشائخ نے فرمایا:۔

(کلّ حلّ علیّ حرام)

بندے کے کہنے سے اُسکی عورت کو طلاق واقع

ہوجائے گی:۔

اور اسی طرح بندے کا "حلال بروی

حرام" کہنے سے اُس کی عورت کو طلاق واقع

Date 18-01-2018

ہو جائے گی۔

عرف کی بناء پر:-

لیکن حرج

"بردست راست گیرم بروی حرام" کہنے میں اختلاف

ہے:- طلاق کے وقوع یا نہ وقوع میں:-

وقوع طلاق کیلئے نیت کرنا شرط ہے یا نہیں؟

تو

اظہر (اصح) بات یہ ہے کہ وقوع طلاق کیلئے

نیت لازمی نہیں ہے:-

عرف کی بناء پر بغیر نیت

کے طلاق واقع ہو جائے گی:-

س 27 کسی نے نذر مانی تو کیا حکم ہے؟

جواب اسکی "2" صورتیں ہیں:-

پہلی صورت:-

بندے نے نذر مطلق مانی ہوگی

یعنی جس میں شرط نہ ہوگی تو اس بندے کو

یہ منت پوری کرنا ہوگی:-

پہلی دلیل:-

قولہ السلام:- من نذر و سمّٰی فعلیہ

Date 18-01-2018

الوفاء بما سمی :-

دوسری دلیل :-

عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ :-

قال یا رسول اللہ إنی نذرت فی الجاہلیة

ان اعتکف لیلة فی المسجد الحرام قال فاوف

بنذرک :-

تیسری دلیل :-

قال اللہ تعالیٰ " ولیوفوا نذورھم "

[الحج ، 29]

دوسری صورت :-

بندے نے قسم کو کسی شرط کے ساتھ

معلق کیا ہو گا :- تو شرط پائے جانے کے وقت

اس بندے کو نذر پورا کرنا لازمی ہو گا :-

کفارہ یمین

کافی نہیں ہو گا :-

نقلی دلیل :-

قوله السلام :- من نذر و سمی فعلیه

الوفاء بما سمی :- اس حدیث کے مطلق ہونے

کی بناء پر :- نذر کو پورا کرنا لازمی ہے -

Date 18-01-2018

عقلی دلیل:-

امام اعظم علیہ الرحمہ پہلے فرماتے تھے۔ کہ نذر کو شرط کے ساتھ معلق کرنا یہ منجز کی طرح ہے۔

لیکن بعد میں اس قول سے رجوع کر لیا۔ اب معلق کرنے کی 2 صورتیں بن گئی:

پہلی صورت:-

کسی کام کے نہ کرنے کی نذر مانی تو اس صورت میں یہ نذر من وجہ نذر ہے اور من وجہ یمین ہے۔ اگر کسی وجہ سے وہ کام کر لیا تو اس بندے کو اختیار ہے۔ چاہے نذر کو پورا کرے چاہے یمین کا کفارہ دے دے:

وجہ:-

اسلئے کہ اس میں قسم کے معنی پائے جا رہے ہیں۔ وہ رکنا ہے۔

دوسری صورت:-

نذر مانی کسی کام کے کرنے کی تو اس صورت میں جب شرط پائی گئی تو نذر کو پورا کرنا لازمی ہوگا

وجہ:-

اسلئے کہ اس میں قسم کے معنی نہ پائے گئے۔ اور یہی تفصیل زیادہ صحیح ہے:

Date 18 - 01 2018

س 28 "ومن حلف علی یمین وقال ان شاء اللہ ......الخ"

مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: کسی بندے نے قسم کھائی لیکن فوراً ان شاء اللہ کہا تو بندہ حانث نہیں ہوگا:-

دلیل:-

قولہ السلام:- من حلف علی یمین وقال ان شاء اللہ فقد بر فی یمینہ:-

بندے کو لفظ "ان شاء اللہ" قسم کے ساتھ کہے۔ اگر منفصل (یعنی قسم اور ان شاء اللہ کے درمیان وقفہ کیا) کہا تو بندہ حانث ہوگا۔

"تمت بالخیر"

"باب الیمین فی الدخول والسکنیٰ"

Date 26.01.2018

س 29: "ومن حلف لا یدخل بیتا ..... اگر داخل ہوا کعبہ یا مسجد وغیرہ وغیرہ تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی بندے نے قسم کھائی کہ وہ گھر میں داخل نہ ہو گا اگر وہ بندہ مسجد یا کعبہ یا معبد النصاری یا معبد الیہود میں داخل ہوا تو بندہ حانث نہیں ہو گا:-

وجہ:- اسلئے کہ گھر اسکو کہتے ہیں جہاں رات گزاری جائے۔ اور مسجد و کعبہ و معبد النصاری اور معبد الیہود میں رات نہیں گزاری جاتی۔ اس بناء پر بندہ حانث نہیں ہو گا۔

س 30: "ومن حلف لا یدخل بیتا ..... اگر بندہ دھلیز میں داخل ہوا تو کیا حکم ہے؟

جواب: کسی بندے نے قسم کھائی کہ وہ گھر میں داخل نہ ہو گا۔ اگر وہ بندہ دھلیز یا دروازے کے چھپرے میں داخل ہوا تو بندہ حانث نہیں ہوگا۔

Date 23-02 2018

چھپرا گلی

وجہ :-
اسلئے کہ [illegible] میں ہوتی ہے
اس بناء پر بندہ حانث نہیں ہوگا۔

تفصیل :-
ایک صورت میں بندہ دھلیز میں داخل
ہونے سے حانث ہوگا :- وہ صورت یہ ہے کہ
جب بندہ
دھلیز میں اس اعتبار سے داخل
ہوا کہ اگر گھر کا دروازہ بند کیا جائے۔ تب
بندہ گھر میں داخل ہونے والا شمار کیا جائے گا
اس حال میں کہ چھت بھی ہو۔ تو ایسی صورت
میں بندہ حانث ہوگا :-

وجہ :-
اسلئے کہ ایسے دھلیز میں رات
گزاری جاتی ہے۔ اس وجہ سے بندہ ایسی
دھلیز میں داخل ہونے سے حانث ہوگا۔

س 31 من حلف لا یدخل بیتا ...... چبوترے میں داخل
ہوا تو کیا حکم ہے؟

جواب کسی بندے نے قسم کھائی کہ بندہ گھر میں

Date 13-03 2018

داخل نہیں ہوگا۔ لیکن حالف بندہ چبوترے
میں داخل ہوا تو بندہ حانث ہوجائے
گا:۔
وجہ:۔
اسلئے کہ عمومی طور پر چبوترے میں
رات گزاری جاتی ہے:۔
جیساکہ سردی و گرمی
میں رات گزاری جاتی ہے:۔
حانث بندہ تب
ہوگا جب اس چبوترے کی دیوارں 4 یا 3
ہوں:۔

س 32 قسم کھائی کہ مکان میں داخل نہیں ہوگا مکان
کے گرانے کے بعد داخل ہوا تو کیا حکم ہے؟

ج 32 پہلی صورت:۔
اگر مکان کو نکرہ "دارًا" ذکر کیا
پھر گرے ہوئے مکان میں داخل ہوا تو حانث
نہیں ہوگا۔
وجہ: اب یہ مکان نہیں رہا۔

Date 12 - 03 2018

دوسری صورت :-

اگر بندے نے قسم کے الفاظ میں

مکان کو معرف "ھذہ الدار" کہا۔ اور گرے ہوئے

مکان میں داخل ہوا تو بندہ حانث ہوگا۔

وجہ :-

اسلئے کہ "دار" عرب والعجم" کے

نزدیک "دار" عرصہ (صحن) کا نام ہے۔

اور اسی وجہ سے "دار عامرۃ" و "دار غامرۃ"

کہا جاتا ہے۔ اور اس بات پر تو شعراء کے

شاعر گواہی دیتے ہیں۔ کہ گرے ہوئے صحن

کو مکان کا نام دیتے ہیں۔ اور "بناء یعنی

عمارت" تو مکان کیلئے

وصف ہے۔ اور یہ

وصف غائب میں معتبر ہے۔ اور یہی

وصف حاضر میں لغو ہے :-

س 33 "ولو حلف لا یدخل ھذہ الدار" .... تو اسکا حکم

کیا ہے؟

جواب اگر کسی بندے نے قسم کھائی کہ وہ اس

Date 12 - 03 2018

گھر میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اُس گھر کو

گرا دیا۔ پھر دوسری بار گھر کی تعمیر کی۔ تعمیر

کرنے کے بعد داخل ہوا تو بندہ حانث ہوگا

وجہ:۔

گھر کو گرا دینے کے بعد پھر بھی

"گھر" کا نام باقی ہے۔ اس وجہ سے بندہ

حانث ہوگا!۔

دوسری صورت:۔

اگر گھر کو گرانے کے بعد "مسجد"

یا "حمام" یا "باغ" یا "گھر" بنا دیا۔ پھر

اس مکان میں داخل ہوا تو بندہ حانث

نہیں ہوگا!۔

وجہ:۔

اسلئے کہ اس مکان کو کوئی "گھر" کا

نام نہیں دے گا۔ کیونکہ اس مکان پر دوسرے

نام آگئے ہیں۔ اسی طرح اگر حمام گرا دینے

کے بعد بندہ داخل ہوا تو بندہ حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:۔ اسلئے کہ "دار یہ" کا نام لوٹ کے نہیں آئے گا۔

Date 12-03 2018

س 34: "ان حلف لا یدخل ھذا البیت .... اس عبارت کی وضاحت فرمائیے؟

جواب: اگر کسی بندے نے قسم کھائی کہ وہ اس گھر میں داخل نہیں ہوگا۔ پھر اس گھر کو گرادیا اور یہ گھر "صحراء" ہوگیا۔ اب اس مکان میں داخل ہوا تو بندہ حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:- اسلئے کہ گھر کا نام زائل ہوا۔ اس مکان کو گھر کیوں نہیں بولا جاتا؟ اسوجہ سے کہ اب کوئی اس مکان میں رات نہیں گزارے گا۔

دوسری صورت:- مکان کو گرادیا۔ لیکن اس مکان کی دیواریں باقی ہیں۔ اور چھت گر گئی۔ اب اگر اس مکان میں داخل ہوگا تو بندہ حانث ہوگا:-

وجہ:- اب اس مکان میں رات گزاری

Date 13.02.2018

جائے گی۔

کیونکہ "چھت" یہ تو مکان

کیلئے وصف ہے۔ وصف کے نہ ہونے

سے "مکان" باقی رہتا ہے:۔

تیسری صورت:۔

قسم کھائی کہ اس بیت میں

داخل نہیں ہوگا۔ لیکن اس بیت

کو گرادیا پھر دوسری تعمیر کردی پھر داخل ہوا

تو بندہ حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:۔

اسلئے کہ اب "بیت" کا نام

گرادینے کے بعد باقی نہ رہا:۔ جب

نام باقی نہ رہا تو بندہ حانث بھی نہیں

ہوگا:۔

س 35 من حلف لا یدخل ھذہ الدار...... اس عبارت

کی وضاحت کریں؟

جواب پہلی صورت:۔

کسی بندے نے قسم کھائی کہ وہ بندہ

Date 14-03-2018

اس گھر میں داخل نہیں ہوگا۔ اور یہ بندہ اس گھر کی چھت پر ٹھہرا تو بندہ حانث ہوگا

وجہ :-

اسلئے کہ چھت گھر میں سے ہے۔

کیا نہیں دیکھا جاتا کہ معتکف اگر مسجد کی چھت کی طرف نکلے تو اسکا اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ تو ثابت ہوا کہ چھت گھر میں سے ہے۔

دوسری صورت :-

قسم کھائی کہ بندہ اس گھر میں داخل نہیں ہوگا۔ اور بندہ گھر کی دھلیز میں داخل ہوا تو بندہ حانث ہوگا۔

دھلیز سے مراد وہ دھلیز ہے۔ کہ بندہ گھر کے اندر داخل ہوا اور دروازے کو بند کیا جائے تو بندہ داخل شمار کیا جائے تو ایسی دھلیز میں داخل ہونے سے حانث ہوگا۔

Scanned by CamScanner

Date 14-03 2018

وجہ :-
اسلئے کہ ایسی دھلیز میں رات گزاری
جاتی ہے۔ اس بناء پر بندہ حانث ہوگا :-
تیسری صورت :-
بندے نے قسم کھائی کہ وہ اس
گھر میں داخل نہیں ہوگا۔ لیکن یہ بندہ دروازے
کے طاق میں ٹھہرا۔ اس اعتبار سے کہ اگر دروازے
کو بند کیا جائے تو بندہ باہر شمار کیا جائے تو
اس صورت میں بندہ حانث نہیں ہوگا۔
وجہ :-
اسلئے کہ دروازہ گھر اور جو گھر میں ہے۔ ان
کی حفاظت کیلئے ہوتا ہے۔ پس خارجِ گھر
یہ گھر میں سے نہیں ہے۔ اس بناء پر بندہ
حانث نہیں ہے۔

س 36 "من حلف لا یدخل ھذہ الدار وھو فیھا ... الخ
اس عبارت کی وضاحت فرمایئے؟

جواب کسی بندے نے قسم کھائی کہ بندہ اس گھر میں

Date 14-03 2018

داخل نہیں ہوگا۔ لیکن حال یہ ہے کہ حالف

اس گھر میں موجود ہے۔ تو

عندالاستحسان:۔ یہ

بندہ حانث نہیں ہوگا۔ جب تک یہ بندہ

اس گھر سے نکلے نہیں۔

وجہ:۔
اسلئے کہ دخول کیلئے دوام نہیں ہے۔

یعنی:۔ [illegible]

[illegible]

[illegible] دخول یہ [illegible] باہر سے اندر آنا یہ

انفصال کی صورت میں ہوگا۔

قیاس:۔
قیاس اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ

بندہ حانث ہوگا:۔

وجہ:۔
اسلئے کہ اسلئے دوام حکم ابتداء سے

ہے:۔ یعنی بندے نے قسم کھائی کہ وہ گھر میں داخل نہیں

ہوگا حالانکہ یہ ہے کہ وہ گھر میں ہے۔ تو یہ سمجھ لیا جائے گا کہ

بندہ ابھی گھر میں داخل ہوا ہے۔ اور دخول کی وجہ سے حانث ہوگا۔

Date 14-03 2018

س 37: "ولو حلف لا یلبس ھذا الثوب وھو لابسہ ..... الخ"

مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: عند زفر: اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ بندہ اس کپڑے کو نہیں پہنے گا حال یہ کہ یہ بندہ اس کپڑے کو پہنا ہوا ہے۔ اور فی الحال ہی اس بندے نے اس کپڑے کو اتار دیا:- یا

قسم کھائی کہ وہ بندہ اس جانور پر سواری نہیں کرے گا۔ حال یہ ہے کہ یہ بندہ اس جانور پر سوار ہے۔ اور اسی گھڑی وہ بندہ اس جانور سے اُتر گیا:- یا

قسم کھائی کہ وہ بندہ اس گھر میں نہیں رہے گا حال یہ ہے کہ بندہ اس گھر میں موجود ہے۔ پس اسی گھڑی اُس نے نقل مکانی کی:- تو ان تینوں صورتوں میں امام زفر علیہ الرحمہ کے نزدیک بندہ حانث ہو گا:-

Date 14-03-2018

وجہ :-
اسلئے کہ شرط پائی گئی۔ اگرچہ وہ شرط
تھوڑی دیر پائی گئی۔ اس بناء پر بندہ حانث
ہو گا :-

عند الاعظم علیہ الرحمہ :-
تینوں صورتوں میں بندہ
حانث نہیں ہو گا :-

وجہ :-
اسلئے کہ قسم پورا کرنے کیلئے اٹھائی
جاتی ہے۔ پس قسم کے ثابت ہونے والا زمانہ
اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس بناء پر بندہ حانث
نہیں ہو گا۔

دوسری صورت :-
اگر بندہ تھوڑی دیر تک کپڑے
پہنا رکھا یا تھوڑی دیر تک سوار رہا یا تھوڑی
دیر تک گھر میں موجود رہا تو بالاتفاق یہ
بندہ حانث ہو گا۔

وجہ :-
اسلئے کہ ان افعال

Date 14-03 2018

میں دوام ("یعنی وقت") ہے۔
کیا اس بات کو نہیں
دیکھا جاتا کہ ان کیلئے مدت بیان کی جاتی ہے۔
جیسے کہا جاتا ہے:۔ "رکبت یوما و لبست یوما۔"
بخلاف الدخول:۔ دخول کیلئے وقت اور مدت
نہیں ہوتی ہے۔ "دخلت یوما" ایسا نہیں کہا
جاتا ہے۔
تیسری صورت:۔
اگر بندہ اپنے کلام سے یہ نیت
کرے کہ میری مراد "اس کپڑے کو اتارنے کے
بعد پھر نہیں پہننا ہے" تو اس طرح کی نیت
کرنا درست ہے۔
وجہ:۔
اسلئے کہ کلام اس نیت کا احتمال
رکھتا ہے۔
اس بناء پر اس بندے کی نیت
کا اعتبار کیا جائے گا:۔

Date 14-03 2018

س 38 "من حلف لا یسکن ھذہ الدار ..... الخ"

اس عبارت کی وضاحت مع اختلاف لکھئے؟

جواب: کسی بندے نے قسم کھائی کہ وہ اس گھر میں نہیں رہے گا۔ قسم کھانے کے بعد وہ بندہ اکیلے اس گھر سے نکل گیا۔ لیکن اُس بندے کا مال اور اھل وعیال اس گھر میں موجود ہیں۔ اور یہ بندہ اس گھر میں واپس آنا کا اس گھر میں ارادہ بھی نہیں تھا۔

تو اس صورت میں بندہ حانث ہو گا۔

وجہ:
بندے کا مال اور گھر والوں کا اس گھر میں باقی رہنے کے سا عرف میں اس بندے کو اس گھر میں رہنے والا شمار کیا جاتا ہے۔

جیسا کہ۔ بندہ دن کا اکثر وقت بازار میں گزارتا ہے۔ لیکن پھر بھی بندہ کہتا ہے میں اس گلی یا اس گھر میں رہائش کرتا ہوں۔

Date 14.03.2018

پہلے تو وہ صورت تھی کہ جس میں بندہ خود نکل رہا تھا اسکا سامان موجود تھا۔

اگر اپنے ساتھ سامان لے کے جائے تو کیا حکم ہے؟ اس میں اختلاف ہے :- اور اختلاف درج ہے :-

قال الاعظم ابوحنیفہ :-

یہ بندہ اپنے ساتھ سارا سامان لے کے جائے یہاں تک کہ کیل بھی باقی نہ چھوڑے۔ اگر کیل باقی رہی تو بندہ حانث ہو گا:-

وجہ :-

اسلیئے کہ سُکنی ہر چیز سے ثابت ہوتا ہے۔ پس جو چیز گھر میں باقی رہی وہ سُکنی میں شمار کی جائے گی :-

قال ابو یوسف :-

امام یوسف علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اکثر سامان نقل کرنے کا اعتبار کرتے ہیں۔

Date 14 - 03 2018

وجہ :-
اسلئے کہ سارے سامان کا نکالنا متعذر
ہوتا ہے۔ اس بناء پر امام یوسف اکثر سامان
کا اعتبار کرتے ہیں :-
قال محمد علیہ الرحمہ :-
امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے
ہیں ہر وہ چیز نقل کرنے جو ضروریات
میں سے ہو۔
وجہ :-
اسلئے کہ ضروریات کے علاوہ
والی چیزیں وہ سکنیٰ سے تعلق نہیں رکھتی
ہیں :- اس بناء پر امام محمد علیہ الرحمہ ضروریات
والی اشیاء کے قائل ہیں :-
قال الفقھاء :-
فقھاء کرام فرماتے ہیں کہ امام محمد
علیہ الرحمہ کا قول زیادہ اچھا اور راجح ہے۔
ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ یہ بندہ ایک منزل سے
دوسری منزل کیطرف منتقل ہونے میں تاخیر
نہیں کرتا۔

Date 14-03 2018

دوسری صورت:-

اگر بندہ گھر سے نکل کر گلی یا مسجد

میں ٹھہرا تو بندہ قسم سے بری نہیں ہوگا۔

دلیل:-

اس کی دلیل "باب الزیادات" میں

ذکر ہے:-

س 39 من حلف لا یسکن ھذا فی المصر: ۔ الخ

اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب بندے نے قسم کھائی وہ اس شہر میں نہیں

رہے گا۔ اور بندہ خود اس شہر سے نکل گیا

لیکن اسکا سامان و عیال میں اس شہر میں ہے تو

بندہ حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:-

اسلئے کہ عرف میں اب اس کو اس

شہر میں رہنے والا شمار نہیں کیا جائے گا۔

اگرچہ اسکا مال و عیال اس شہر میں

رہتے ہوں۔

Date 14-03-2018

مسئلہ: اگر بندہ اپنے عیال والوں کو اس شہر سے نکالا ہے۔ لیکن دوسرا وطن اب تک اختیار نہیں کیا تو اسکے پہلا شہر باقی رہے گا نماز کے حق میں۔ یعنی: جب تک یہ بندہ کوئی وطن اقامت اختیار نہیں کرلیتا تب تک یہ بندہ نماز قصر پڑھتا رہے گا

"تمت بالخیر"

///

"باب الیمین فی الخروج"

Date 16-03-2018

س: من حلف لا یخرج من المسجد ..... الخ

اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: پہلی صورت:-

بندے نے قسم کھائی کہ وہ مسجد سے نہیں نکلے گا۔ مگر اس بندے نے کسی کو حکم دیا کہ وہ بندہ اسکو اٹھا کر باہر نکالے تو بندہ حانث ہو گا۔

وجہ:-

اسلئے کہ مامور کا فعل یہ آمر کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

جیسا کہ: کوئی بندہ جانور پر سوار تھا قسم کھائی باہر نہیں نکلے گا۔ اور جانور نکلا تو بندہ حانث ہو گا۔

دوسری صورت:

اگر اس حالف شخص کو زبردستی نکالا تو حانث نہیں ہو گا:۔

وجہ:

اسلئے کہ اس مسئلے میں یہ فعل آمر کی طرف منتقل نہ ہو گا۔ حکم نہ ہونے کی بناء پر

Date 14.03.2018

تیسری صورت :-

اگر اس حالف شخص کو اٹھا کر باہر نکالا اور حالف کی رضامندی بھی تھی۔ لیکن حالف نے حکم نہ دیا تھا۔ تو اس صورت میں یہ بندہ حانث نہیں ہوگا :-

وجہ :- اسلئے کہ بندے کو باہر نکالنا یہ حکم سے ہوتا ہے۔ محض رضامندی سے حکم نہیں لگایا جائے گا :- جب تک حالف نے حکم نہ دیا تب بھی بندہ حانث نہیں ہوگا :-

س 41 "ولو حلف لا یخرج من دارہ الا جنازہ ..... الخ" اس عبارت کی وضاحت کریں ؛

جواب اگر کسی بندے نے قسم کھائی کہ یہ بندہ اس گھر سے باہر نہیں نکلے گا۔ مگر نماز جنازہ کیلئے باہر

Date 15-03 2018

نکلو گا۔ پس یہ بندہ نماز جنازہ کیلئے نکلا۔ اور ضمناً اس بندے نے اپنی حاجت بھی پوری کی تو بندہ حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:- اسلئے کہ اس بندے نے اپنی قسم سے خروج کو مستثنی کیا تھا۔ نماز جنازہ کیلئے نکلنا یہ خروج نہیں کہلائے گا۔ وجہ:- اسلئے کہ خروج سے اندر سے باہر کی طرف منتقل ہونا۔ یہ خروج کہلاتا ہے۔

س 42 ولو حلف لایخرج الی مکۃ فخرج یریدھا .... الخ

اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب۔ کسی بندے نے قسم کھائی کہ وہ مکہ کی طرف نہیں نکلے گا۔ اور وہ بندہ مکے کیطرف نکلا اور اسکا ارادہ مکے کی جانب تھا۔ لیکن وہ بندہ درمیان سے واپس آگیا۔ تو یہ بندہ حانث ہوگا۔

وجہ:- اسلئے کہ یہ بندہ مکے کے قصد سے نکلا تھا۔

Date 15-03-2018

اور وہ شرط "خروج" پایا گیا:-

خروج سے مراد:- اندر سے

باہر کی طرف جانا:-

شرط کے پائے جانے کی وجہ سے

یہ بندہ حانث ہو گا:-

س 47 "ولو حلف لا یاتیها لم یحنث ...... الخ"

اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ میکے میں نہیں آئے

گا۔ تو یہ بندہ اس وقت تک حانث نہیں

ہو گا۔ جب تک کہ وہ شخص میکے میں داخل

نہ ہو۔ اگر داخل ہوا تو حانث ہو گا۔ اگر

صرف میکے کی قصد سے وہ نکلا تو حانث نہیں

ہو گا:-

وجہ:-

اسلئے کہ "دخول" سے مراد "پہنچانا"

ہے:-

جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ: "فاتیا فرعون فقولا"

Date 15 - 03 2018

س ۴۴ "لو حلف لا یذھب الیھا ..... الخ"

مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: ایک شخص نے قسم کھائی کہ وہ میکے کی طرف نہیں جائے گا:۔ تو اس میں اختلاف ہے

ایک قول کے مطابق:۔

"ذھاب" یہ "اتیان" کی طرح ہے۔ یعنی:۔ جو حکم "اتیان" کا ہے وہی حکم "ذھاب" کا ہے:۔

ایک قول کے مطابق:۔

"ذھاب" یہ "خروج" کی طرح ہے:۔ یعنی:۔ جو حکم "خروج" کا ہے وہی حکم "ذھاب" کا ہوگا:۔

اور یہ قول "اصح"

اور درست ہے:۔

وجہ:۔ اسلئے کہ "ذھاب" سے مراد "جدا ہونا، ہٹنا، نکلنا" ہے۔

اور خروج کے بھی یہی معنی ہیں:۔

Date 16-03 2018

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں کل اسکے پاس آؤں گا اگر میں استطاعت رکھی تو اس سے کیا مراد ہے؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں کل اسکے پاس ضرور آئے گا اگر میں نے استطاعت رکھی تو اس استطاعت سے استطاعت صحت مراد ہے۔ نہ کہ قدرت :-

امام محمد: اسکی تفسیر جامع صغیر میں کی ہے۔ کہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ حالف بیمار نہ ہو۔

یا اسے سلطان نے منع نہ کیا ہو یا ایسا معاملہ نہ آیا جو اسے جانے سے منع کر دے۔ تو وہ حانث ہو جائے گا۔ اگر اسکے پاس نہ گیا تو۔ اگر اس استطاعت سے اس نے مراد قدرت لی تو دیانۃً اسکی بات مانی گئی۔ مگر قضاءً نہیں۔

دلیل :-
اسلئے کہ اسم استطاعت کا اطلاق ہوتا ہے سلامتی آلات اور صحت اسباب پر :- یہ استطاعت سے مراد اس وقت ہوگا جب استطاعت مطلق بولا گیا ہو :-

Date 16-03-2018

سوال: "من حلف لا تخرج امرأته الا باذنه ..... الخ"

اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: کسی بندے نے قسم کھائی کہ اسکی بیوی اسکے شوہر کی اجازت بغیر گھر سے باہر نہیں جائے گی۔ اور عورت نے ایک بار اجازت لی۔ اور عورت گھر سے باہر نکل گئی۔ لیکن جب اسکی بیوی دوسری بار گھر سے باہر نکلی تو شوہر سے اجازت نہیں لی۔ تو بندہ حانث ہوگا۔ اور اسکی بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی:-

وجہ:- اسلئے کہ عورت کا ہر بار باہر نکلنا یہ مرد کی اجازت پر موقوف تھا۔ پہلی بار اجازت لی تو یہ خروج سے مستثنی ہے۔ لیکن اس کی بیوی نے دوسری بار اجازت نہیں لی۔ تو اس بناء پر اسکی عورت کو طلاق پڑے گی:۔

Date 16 - 03 2018

دوسری صورت :-

اگر بندہ نے میری نیت ایک بار اجازت لینے پر تھی۔ تو اسکی نیت کی تصدیق دیانۃً کی جائے گی قضاءً تصدیق نہیں کی جائے گی۔

وجہ :-

دیانۃً تصدیق اسوجہ سے کی جائے گی کہ اسکا کلام اس نیت کا احتمال رکھتا ہے۔ اور قضاءً اسوجہ سے تصدیق نہیں کی جائے گی کہ یہ نیت خلاف ظاہر ہے :-

سوال 47 "من حلف لا تخرج امرأته الا ان أذن لك..." عبارت کی وضاحت بیان کریں؟

جواب۔ کسی بندے نے قسم کھائی کہ میری بیوی باہر نہیں نکلے گی۔ مگر میں تجھے اجازت دیتا ہوں۔ پس اس بندے اپنی بیوی کو ایک بار اجازت دی۔ اسکی بیوی گھر سے باہر نکل گئی۔ پھر دوسری بار اسکی بیوی نے اجازت نہیں لی ایسے باہر نکل

Date 20-03 2018

گئی - تو بندہ حانث نہیں ہوگا۔

وجہ :-

اسلئے کہ اس مسئلے میں "إلّا" یہ مجازی

طور پر "حتیٰ" کے معنی میں ہے۔ جو کہ "حتیٰ"

غایۃ کیلئے آتا ہے۔

یعنی :- اس بندے کی

ایک بار اجازت دینا یہ قسم کی انتہاء ہوجائے گی

یعنی :- ایک بار اجازت دینے سے اسکی قسم پوری

ہوجائے گی۔

یہ مسئلے اسطرح ہوگا۔ جسطرح کسی

نے کہا " حتیٰ أذن لك " :- اس مسئلے میں بھی

ایک بار اجازت دینے سے قسم پوری ہوجائے گی۔

سوال 48 " لو ارادت المرأۃ الخروج فقال ان خرجت ..... الخ "

اس عبارت کی وضاحت تفصیلاً بیان کریں؟

جواب - 1 - ایک عورت نے ارادہ کیا کہ وہ گھر سے باہر

نکلے۔ مرد نے کہا اگر تو گھر سے باہر نکلی تو تجھے

طلاق ہے :- عورت فوراً بیٹھ گئی۔ بیٹھنے کے

Date 20-03 2018

بعد عورت گھر سے باہر نکلے گئی:۔

2۔ ایک مرد نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے غلام کو مارے

پس ایک مرد نے کہا اگر تو نے اس غلام کو مارا تو

میرا غلام آزاد ہے۔ اس بندے نے کیا کیا؟ کہ یہ بندہ

نے غلام کو اس وقت نہیں مارا۔ تھوڑی دیر گزرنے

کے بعد پھر اپنے غلام کو مارا:۔

تو مسئلہ یہ ہے کہ مذکورہ "2" صورتوں میں

بندہ حانث نہیں ہوگا:۔

وجہ:۔ اس قسم کو "یمین فور" کا نام دیا جاتا ہے

اور یہ قسم صرف "امام اعظم علیہ الرحمہ" کے نزدیک

ہے۔ اس لئے کہ پہلے کے لوگ صرف (1) یمین مؤبد

(2) یمین موقت:۔ ان دونوں کو قسم سمجھتے

تھے۔ پھر امام اعظم علیہ الرحمہ اپنے استنباط سے

"یمین فور" کا بھی اضافہ کیا:۔ اس سے پہلے

نہیں تھا:۔

Date 20-03-2018

یمین فور کہنے کی وجہ:-
اسلئے کہ متکلم کا مقصد اس
مار کو دور کرنا تھا۔ اور عرف میں عورت کا نکلنا
اس وقت منع تھا۔ اس بناء پر ایسی قسم کو
"یمین فور" کا نام دیا گیا۔ اسلئے کہ ان حلفوں
میں متکلم کا مقصد "فی الفور" منع کرنا تھا۔
اور قسموں کا اعتبار عرف پر ہوتا ہے۔

سوال 49: "یمین فور" کی تعریف ذکر کریں؟

جواب: تعریف الفور:-
کسی خاص وجہ سے یا کسی بات
کے جواب میں قسم کھائی۔ جس سے اس کام
فوراً کرنا یا نہ کرنا سمجھا جاتا ہے۔ اسکو
"یمین فور" کا نام دیتے ہیں۔

سوال 50: "لوقال له رجل اجلس فتغذ عندی فقال..... الخ"
اس عبارت کی وضاحت لکھئے؟

جواب: ایک بندے نے ایک بندے سے کہا تو بیٹھ

Date 20-03 2018

اور تو میرے ساتھ ناشتہ کر۔
تو اس مرد نے جواباً"
کہا اگر میں تیرے ساتھ ناشتہ کیا تو میرا غلام آزاد ہے،
یہ الفاظ کہنے کے بعد یہ بندہ اپنے گھر چلا گیا۔
گھر جاکر اس بندے نے ناشتہ کر لیا۔ تو بندہ
حانث نہیں ہوگا :۔
وجہ :۔
اسلئے کہ اس بندے کا یہ جواب سوال
کے مطابق ہے۔ یعنی :۔ سوال کے مطابق جواب
دیا ہے۔ پس اس ناشتے کو تمدعوالیہ
(یعنی جس نے دعوت دی تھی) کیطرف پھیرے گے،
دوسری صورت :۔
اگر اس بندے نے "جواباً" کہا
"ان تغدیت الیوم" :۔
اگر اس کے بعد گھر جاکر
ناشتہ کر لیا۔ تو حانث ہوجائے گا :۔
وجہ :۔
اسلئے کہ یہاں پر اس نے سوال سے زائد

Date 20-03 2018

کر جواب دیا: ۔ جو کہ جواب سوال کے مطابق نہیں ہے۔ پس ہم اس کلام کو نیا کلام شمار کریں گے۔ جب نیا کلام شمار کر دیا۔ تو یہ بندہ جہاں پر بھی ناشتہ کرے۔ وہ حانث ہو گا: ۔

سوال ۱: " من حلف لا یرکب دابۃ فلان ...... الخ"
عبارت کی عبارت مع اختلاف لکھئے؟

جواب۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں فلان بندے کی سواری پر سواری نہیں کروں گا: ۔ اگر سواری کی تو بالاتفاق یہ بندہ حانث ہو گا: ۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ محلوف علیہ کے پاس غلام ماذون ہے۔ تو غلام کی "3" صورتیں ہیں: ۔ وہ درج ذیل ہیں: ۔

پہلی صورت: ۔
غلام پر قرض بالکل نہیں ہے۔

دوسری صورت: ۔
غلام پر قرض ہے لیکن غلام کا مال اسکے قرض میں ڈوب نہیں رہا ہے: ۔

Date 26-03-2018

تیسری صورت:۔
غلام پر قرضہ ہے۔ لیکن اسکا
مال پورے قرضے میں ڈوبا ہوا ہے:۔
عندالمحمد:۔
اگر حالف نے غلام کے جانور پر سواری
کی۔ بندہ غلام کی تینوں صورتوں میں حانث
ہوگا۔ اگرچہ نیت کی ہو یا نیت نہ کی
ہو!۔
وجہ:۔
اسلئے کہ غلام کا قرضہ آقا کے ملکیت
کے واقع ہونے کو منع نہیں کرتا!۔ حقیقت
میں غلام کا مال آقا کا ہوتا ہے!۔
عندابی یوسف:۔
اگر حالف نے یہ نیت کی کہ
میں محلوف علیہ کے غلام کے جانور پر سواری
نہیں کروں گا۔ تو اس صورت میں بندہ غلام
کی تینوں حالتوں میں حانث ہوگا۔
اگر نیت نہ کی تو غلام کے جانور پر سواری

Date 26-03-2018

کرنے سے حانث نہیں ہوگا:۔

وجہ:۔

اسلئے کہ غلام کی ملکیت کو آقا کی

طرف منسوب کرنے میں خلل واقع ہو رہا تھا۔

اس بناء پر نیت لازمی ہوگی:۔

عند ابی حنیفہ:۔

اگر حالف نے آقا کے غلام کی

نیت نہ کی۔ تو اس صورت میں غلام کے جانور

پر سواری کرنے سے حانث نہیں ہوگا:۔

اگر غلام کے

جانور کی نیت بھی کی۔ تو پہلی دو صورتوں

میں حانث ہوگا:۔

وجہ:۔

اسلئے کہ یہ مال آقا کی ملکیت میں ہے۔

لیکن عرفاً اس مال کو غلام کی طرف اضافت

کیا جاتا ہے۔

حدیث پاک میں ہے

"قوله السلام:۔ من باع عبدا وله مال فهو للبائع"

Date 26-03-2018

اب آقا کی طرف ملکیت کو ثابت کرنے میں

خلل واقع ہو رہا تھا۔ تو اس بناء پر نیت لازمی

ہے:۔

امام اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ اگرچہ نیت کی

پھر بھی غلام کی تیسری صورت میں بندہ حانث

نہیں ہو گا:۔

وجہ:۔
اسلئے کہ اس صورت میں امام اعظم

کے نزدیک غلام کے مال میں آقا کی

ملکیت ثابت نہیں ہے:۔
اس بناء پر

حانث نہیں ہو گا:۔

"تمت بالخیر"

///

786

"باب الیمین فی الاکل الشرب"

Date 26-03 2018

سوال نمبر2: "من حلف لا یاکل من ھذہ النخلۃ ..... الخ" عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: کسی بندے نے قسم کھائی کہ وہ اس کھجور کے درخت کو نہیں کھائے گا۔ تو اس قسم کھجور کے درخت کے پھلوں پر ہوگی: یعنی:- اگر پھل کھالیے تو حانث ہوگا:-

وجہ:-

اسلئے کہ اس بندے نے قسم کو ما لا یاکل چیز کی طرف مضاف کیا ہے۔ تو اسکی یمین اُس چیز کیطرف لوٹے گی۔ جو چیز اس سے تعلق ہے۔ وہ پھل ہے۔ تو اسلئے کہ درخت پھل کیلئے سبب ہے۔ اور مجازاً درخت کا اطلاق پھل پر درست ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ نئے طریقے سے بنی ہوئی نہ ہو۔ اگر اپنی اصلی حالت سے پھل نکلا ہوا ہے۔ اور اُس چیز

Date 31.03.2018

کو کھا لیا تو حانث نہیں ہو گا۔

جیسے :۔ نبیذ، سرکہ، پکا ہوا شربت

ان سے یہ بندہ حانث نہیں ہو گا:۔

سوال ۵۲ بندے نے قسم کھائی کہ وہ "بسر" نہیں کھائے گا۔

لیکن بعد میں "رطب" ہو گئی۔ اور "رطب" کو

کھا لیا تو کیا حکم ہے؟

جواب بندے نے قسم کھائی کہ وہ بسر نہیں کھائے گا۔

لیکن بعد میں وہ "بسر" رطب ہو گیا۔
یا قسم کھائی

کہ اس "رطب" کو نہیں کھائے گا۔ لیکن بعد میں

وہ "کھجور" ہو گیا۔ حالف نے کھجور کو کھا لیا۔
یا قسم

کھائی کہ وہ اس دودھ کو نہیں پیے گا۔ بعد

میں وہ دودھ ملائی بن گیا۔ اسکو کھا لیا تو

حالف ان تینوں صورتوں میں حانث نہیں

ہو گا:۔

Date 31-03 2018

وجہ:-
اسلئے کہ "بسر" اور "رطب" اور "لبن"
یہ تینوں صفتیں ایسی ہیں۔ جو "داعی الی الیمین"
ہوتے ہیں۔ یعنی:- یہ تینوں چیزیں قسم کو
توڑنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ تو اس
بناء پر مذکورہ تینوں صفتوں والی قسم کو کسی
اور کی طرف پھیرے گئے ہیں:- یعنی:- جو
چیزیں "بسر" اور "رطب" اور "لبن" سے نکلتیں
ہیں۔ قسم کو انکی طرف نہیں پھیرے گئے:-

اعتراض:- قسم کھائی کہ میں اس بچے یا نوجوان سے
بات نہیں کروں گا۔ بعد میں یہ بچہ بوڑھا ہو گیا اب
حالف بات کرے تو حانث کیوں ہو رہا ہے حالانکہ
آپ کے مذکورہ قول کے مطابق "بچہ" اور "نوجوان"
"داعی الیمین" ہوتے ہیں:-
پھر بھی یہ بندہ حانث
کیوں ہو رہا ہے؟

Date 31-03 2018

جواب:۔
قسم کھائی کہ میں اس بچہ یا نوجوان
سے بات نہیں کرونگا۔ بچہ بوڑھا ہوگیا۔ اگر
اب حالف حالت بڑھاپے میں بات کرے گا
تو حانث ہوگا!۔
وجہ:۔ اسلئے کہ
شریعت نے مسلمان سے قطع تعلق سے
منع کیا ہے۔ اور "بچہ" اور "نوجوان"
"داعی الی الیمین" کی صلاحیت رکھتے ہیں۔
تو پھر بھی ہم اس معاملے میں ایسی "داعی"
کا اعتبار نہیں کرے گا!۔ یعنی:۔ حالف کی
قسم کا مطلب یہ ہے کہ میں اس ذات سے
کلام نہیں کرونگا۔ اب یہ ذات چاہے
"بچپن" میں ہو۔ چاہے "نوجوان" کی حالت
میں ہو۔ چاہے "بڑھاپے" کی حالت میں
ہو۔ جب بھی کلام کرے گا۔ بندہ حانث

Date 31-03 2018

ہو گا۔ اس میں "اگرچہ بچہ و نوجوان" داعی الی الیمین "کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہم اس مسئلے میں اس "داعی الی الیمین" کا اعتبار نہیں کرے گیے:-

سوال 56: "لو حلف لا یأکل لحم ھذا الحمل .... الخ" اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں اس بکھیریے کے بچے کا گوشت نہیں کھاؤنگا۔ بعد میں یہ بچہ "مینڈھا" بن گیا۔ حالف نے اس "مینڈھے" کا گوشت کھا لیا۔ تو یہ بندہ حانث ہو جائے گا:-

پہلی وجہ:- اسلئے کہ "بچے" کی صفت یہ "داعی الی الیمین" کی صلاحیت نہیں رکھتی ہے۔ اس وجہ سے اس بچے سے مراد "مینڈھا" لے گیے:-

Date 31-03-2018

دوسری وجہ:-
اور لوگ جو اپنے اوپر گوشت
کو منع کرتے ہیں۔ اس سے اکثر طور پر "مینڈھے"
کا گوشت ہوتا ہے۔ یعنی:- اکثر طور پر
"مینڈھے" کا گوشت اپنے اوپر ممتنع کرتے ہیں۔

سوال نمبر: "من حلف لا یأکل بسرا ...... الخ"
اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: کسی نے قسم کھائی کہ وہ "بُسر" نہیں کھائے گا۔
اگر اس بندے نے "رطب" کھائی تو بندہ
حانث نہیں ہوگا:-

وجہ:-
اسلئے کہ اس بندے نے "بُسر" نہیں
کھایا۔ اور اسکی قسم "بُسر" پر تھی:-

سوال نمبر: "من حلف لا یأکل رطبا او بسرا .... الخ"
مذکورہ عبارت کی وضاحت مع اختلاف
اور دلائل تحریر کریں؟

Date 31-03 2018

جواب

بالاتفاق:

اگر قسم کھائی کہ وہ "رطب" اور "بسر" نہیں کھائے گا۔ اگر "مذنبا" کھا لیا تو بندہ حانث ہو گا۔

عند الصاحبین:

1:- بندے نے قسم کھائی کہ وہ "رطب" نہیں کھائے گا۔ اگر حالف نے "بسر مذنبا" کھا لیا تو بندہ حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:- اسلئے کہ "بسر مذنبا" یہ "بسر" ہی ہوتا ہے۔ اور "بسر" پر قسم نہیں ہے۔ جب قسم نہیں ہوئی تو بندہ حانث بھی نہیں ہوگا۔

جیسے:- جب بندے نے قسم کھائی کہ وہ رطب نہیں خریدے گا۔ اگر "بسر مذنبا" خرید لیا۔ تو بندہ حانث نہیں ہو رہا تھا۔

تو ٹھیک اسی طرح

یہ مسئلہ "کھانے والی" قسم پر ہو گا۔

Date 31-03 2018

2 :-

بندے نے قسم کھائی کہ "بُسر" نہیں کھائے گا۔ اگر حالف نے "رطب بُسر" کھا لیا تو بندہ حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:-
اسلئے کہ "رطب مذنبا" کو "رطب" ہی کا نام دیا جاتا ہے۔ جب "رطب" کھا لیا تو کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ قسم رطب پر نہیں تھی!-

جیسے:- کسی نے قسم کھائی کہ وہ میں "بُسر" نہیں خریدوں گا۔ اگر حالف نے "رطب مذنبا" خرید لیا۔ تو بندہ حانث نہیں ہو رہا۔ تو یہ مسئلہ "کھانے والی قسم" پر محمول ہوگا۔

عند الاعظم:-
بندے نے قسم کھائی کہ وہ "رطب" نہیں کھائے گا یا قسم کھائی کہ وہ "بُسر" نہیں کھائے گا۔
اگر بندے نے "مذنبا"

Date 31-03-2018

کھا لیا تو حانث ہوگا۔

وجہ:-

اسلئے کہ "رطب مذنبا" وہ ہوتا ہے۔

جس "مذنبا" کا تھوڑا حصہ "بسر" ہو:۔ یعنی

جس کھجور کا اگلا حصہ پکا ہو۔ دُم کچی ہو۔

اور "بُسر مذنبا" وہ ہوتا ہے۔ جس "مذنبا" کا تھوڑا حصہ "رطب" ہو:۔ یعنی:۔ جس کھجور کی دُم "پکی" ہوئی ہو۔

"اب" مسئلہ یہ ہے

کہ "مذنبا" کا ہر ایک حصہ کھانا مقصود ہوتا ہے۔ یعنی:۔ بندہ "رطب" اور "بُسر" دونوں کھا رہا ہے۔

اگر قسم "رطب" نہ کھانے پر تھی تو بندے نے "رطب" کا کچھ حصہ کھالیا۔ تو اس بناء پر حانث ہوگا۔

اگر قسم "بُسر" نہ کھانے پر تھی تو بندے نے "بُسر" کا کچھ حصہ کھالیا۔ تو اس بناء پر حانث ہوگا۔

Date 31.03.2018

صاحبین کے قیاس کا جواب :-
اگر بندے نے قسم کھائی

کہ وہ "رطب" نہیں خریدے گا۔ اگر "بسر مذنب"

خرید لیا تو حانث نہیں ہوگا :-

وجہ :-
اسلئے کہ "بیع" مبیع کے ہر ایک

جز پر ہوتی ہے۔ جو قلیل حصہ ہوتا ہے

وہ کثیر کے تابع ہو جاتا ہے :-
اب مذکورہ

قسم میں "بسر مذنب" خریدا تو جو تھوڑا

حصہ "رطب" کا ہے وہ "بسر" کے تابع

ہوگا :- اب یہ سمجھا جائے گا۔ کہ اس

بندے نے "بسر" خریدا ہے۔
جب "بسر"

خریدا تو بندہ حانث نہیں ہوگا۔
اسلئے کہ

قسم "رطب" نہ خریدنے کی تھی۔ اور یہ بندہ

"بسر" خرید رہا ہے :-

Scanned by CamScanner

Date 01-04 2018

سوال 60: "لو حلف لا یشتری رطبا فاشتری کباسۃ بسر ...... الخ"

اس عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب:

اگر کسی نے قسم کھائی کہ "رطب" نہیں خریدے گا۔ اگر حالف نے "بُسر" کا "گچھا" خرید لیا اور اس گچھے میں "رطب" بھی تھا۔ تو یہ بندہ حانث نہیں ہوگا:-

وجہ:-

اسلئے کہ "بیع" یہ پورے "مبیع" پر واقع ہوتی ہے۔ اور "رطب" یہ مغلوب ہے۔ تو مغلوب یہ اصل کے تابع ہو جائے گا۔ اس بناء پر مذکورہ حالف شخص حانث نہیں ہو رہا تھا۔

یہ مسئلہ اسطرح ہو جائے گا

جیسے کوئی بندہ قسم کھائے کہ وہ "شعیر" کو نہیں خریدے گا۔ اگر اس نے "گندم" خریدی اور اس میں "شعیر" کے دانے تھے۔ تو بندہ حانث نہیں ہوگا:-

وجہ:-

مغلوب چیز غالب کے تابع ہوگی:-

Date 01-04 2018

سوال ۶: کسی نے قسم کھائی کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا اگر مچھلی یا انسان یا خنزیر کا گوشت کھالیا تو کیا حکم ہے؟

جواب: پہلی صورت:- کسی نے قسم کھائی کہ وہ گوشت نہیں کھائے گا۔ اگر حالف نے مچھلی کا گوشت کھا لیا تو حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:- اسلئے کہ گوشت کی پیدائش خون سے ہے۔ اور مچھلی کے اندر خون ہے نہیں۔ اسلئے کہ مچھلی پانی میں رہتی ہے۔ پانی میں رہنے والی اشیاء میں خون نہیں ہوتا۔

دوسری صورت:- اگر حالف نے خنزیر یا انسان کا گوشت کھالیا تو بندہ حانث ہوگا۔

وجہ:- اسلئے کہ یہ حقیقی گوشت ہے

Date 01.04 2018

اس بناء پر بندہ حانث ہوگا۔

مگر انسان و

خنزیر کا گوشت کھانا حرام ہے۔ اور کبھی کبھار

قسم حرام کام سے روکنے پر بھی ہوتی ہے۔

تیسری صورت:۔

اگر حالف نے کلیجی یا اوجڑی کھالی

تو بندہ حانث ہوگا:۔

وجہ:۔

اسلئے کہ یہ دونوں حقیقی گوشت

ہیں۔ انکی پیدائش خون سے ہے۔ اور انکا

استعمال گوشت میں ہوتا ہے۔ اس بناء پر

حالف حانث ہو رہا ہے:۔

سوال 62 قسم کھائی کہ چرنی بھینس خریدے گا۔ اگر بچھوئی

چرنی خرید لی تو کیا حکم ہے؟ مع اختلاف

جواب۔ عند الصاحبین:۔

اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ چرنی

بھینس لے گا یا قسم کھائی کہ وہ چرنی بھینس کھائے گا

Date 01-04 2018

پھر بندے نے بچھو کی چربی خرید لی یا کھالی

تو بندہ حانث ہو گا:۔

دلیل:۔

بچھو کا گوشت موٹا ہوتا ہے۔ بچھو

کے اندر چربی پائے جانے کی وجہ سے اسکا گوشت

موٹا ہے۔ اگر اسکو آگ کے ذریعے پھگلا یا جائے

تو اسکی چربی پھگل جائے گی۔ اسکی بناء پر بندہ حانث ہو گا۔

عند الامام اعظم:۔

بچھو کی چربی بیچنے یا کھانے سے

حالف حانث نہیں ہو گا۔ صرف پیٹ کی

چربی بیچنے اور کھانے سے حانث ہو گا۔

دلیل:۔

بچھو حقیقت میں گوشت ہے۔ اسلئے

کہ اسکی پیدائش خون سے ہے۔ اور اسکا

استعمال بھی گوشت میں ہوتا ہے۔

اور چربی کے ذریعے گوشت کو قوت حاصل ہوتی ہے

اسی بناء پر اگر کسی نے قسم کھالی کہ وہ گوشت

نہیں کھائے گا اگر بچھو کی چربی کھالی تو حانث

Date 03-04 2018

ہو گا۔

اگر قسم کھائی کہ وہ چربی نہیں بیچے گا۔

اگر پیٹھ بیچ دی تو بندہ حانث نہیں ہو گا۔

قیل :-

مذکورہ اختلاف اُس وقت ہو گا جب

حالف نے کلام عربی میں کیا ہو۔ اگر فارسی میں الفاظ

کہے تو اختلاف نہیں ہو گا۔ تو صرف بندہ پیٹ

کی چربی میں حانث ہو گا:-

س 03 "من حلف لا یشتری او لا یاکل لحما او شحما ..... الخ"

عبارت کی وضاحت [illegible] لکھئے؟

جواب

اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ چربی نہیں

خریدے گا یا

قسم کھائی کہ وہ چربی نہیں کھائے گا۔

اگر حالف نے "دُنبہ کی چکی" خریدی یا کھائی تو

بندہ حانث نہیں ہو گا:-

وجہ :-

اس لئے کہ "الیۃ" یہ تیسری قسم ہے۔

Date 03-04 2018

گوشت اور چربی میں استعمال نہیں ہوتی:

یعنی:- "الیہ" کا شمار گوشت اور چربی میں نہیں

ہوتا ہے:-

سوال:- قسم کھائی کہ گندم نہیں کھائے گا اگر روٹی کھالی

تو کیا حکم ہے؟ مع اختلاف بیان کریں؟

جواب پہلی صورت:-

اگر قسم گندم نہ کھانے کی تھی۔ پھر

حالف نے گندم کو چبا کے کھایا۔ تو حالف بالاتفاق

حانث ہوگا۔

اگر روٹی کھالی تو اسمیں اختلاف ہے۔

عندامام اعظم:-

اگر روٹی کھالی تو بندہ حانث

نہیں ہوگا:-

وجہ:-

اسلئے کہ امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک

یہ اصول ہے۔ جبتک حقیقت مستعمل ہے

تبتک مجاز کیطرف نہیں جائیگے۔

یہاں پر

Date 03-06 2018

بھی حقیقۃ مستعمل ہے کہ
حالف عین گندم کو
اُبال کر یا بھون کر یا چبا کر بندہ کھا سکتا ہے۔
تو اس بناء پر امام اعظم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حالف
روٹی کھانے سے حانث نہیں ہوگا۔

عندالصاحبین:-
روٹی کھانے سے حالف حانث ہو
جائے گا۔
پہلی وجہ:-
عرف میں گندم سے روٹی مراد
لی جاتی ہے:-
دوسری وجہ:-
عموم مجاز کا اعتبار کرتے ہوئے۔
جیسے:-
جب کسی نے قسم کھائے کہ وہ فلاں کے گھر
میں پاؤں نہیں رکھے گا۔ تو بندہ حانث ہوجاتا
ہے۔ جس بھی حالت میں بندہ گھر میں داخل
ہو:-
اسی طرح بندہ حانث ہوجائے گا روٹی کھانے سے۔

Date 03.04 2018

سوال ۶۵: قسم کھائی کہ میں آٹا نہیں کھاؤں گا اگر روٹی کھالی تو کیا حکم ہے؟ وضاحت کیساتھ لکھیئے؟

جواب: پہلی صورت:-
قسم کھائی آٹا نہ کھانے پر اور حالف نے روٹی کھالی تو حالف حانث ہو جائے گا:

وجہ:-
اسلئے کہ عین آٹا کو کھانا غیر ماکول ہے تو اسکی قسم کو اس چیز کی طرف پھیرے گئے جو چیزیں آٹے سے نکلتی ہیں:-

دوسری صورت:-
قسم کھائی کہ آٹا نہ کھانے پر اور حالف نے عین آٹے کو نگل لیا تو حالف حانث نہیں ہوگا:-

وجہ:-
اسلئے کہ مجاز متعین ہے۔
جب مجاز متعین ہے۔ تو حقیقت پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

Date 03.04.2018

سوال: قسم کھائی کہ روٹی نہیں کھائے گا تو اس سے روٹی کونسی مراد ہوگی؟

جواب: پہلی صورت:۔ قسم کھائی روٹی نہ کھانے پر تو اس روٹی سے مراد وہ روٹی ہوگی جو اُس شہر میں عادۃً لوگ کھاتے ہوں۔ روٹی سے مراد گندم و جوئے کی ہے

وجہ:۔ اسلئے کہ شہروں میں غالب طور پر "گندم" اور "جوے" کی روٹی کھائی جاتی ہے:۔

دوسری صورت:۔ اگر اُس نے "قطائف" (مختلف میوہ جات") سے بنی ہوئی روٹی کھائی تو حالف، حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:۔ اسلئے کہ "قطائف" کو مطلق روٹی کا نام نہیں دیا جاتا ہے:۔ مگر جب اس روٹی کی نیت کی تو نیت دُرست ہوگی:۔

وجہ:۔ اسلئے کہ کلام اسکی نیت کا احتمال رکھتا ہے:۔

Date 03.04 2018

تیسری صورت:- اگر حالف نے "ارزنا" چاول کی روٹی "
کی روٹی کھالی تو حانث نہیں ہوگا۔
وجہ:- اس لیے "ارز" کی روٹی اہل عراق کے
ہاں عادۃً کھائی نہیں کھائی جاتی۔
اگر اس
روٹی کو "طبرستان" کے علاقے کھالی یا ان
علاقوں میں کھالی جب اسکو کھایا جاتا ہے
تو حالف حانث ہوگا۔

سوال 67: اگر قسم کھائی کہ وہ بھنی ہوئی چیز نہیں کھائے
گا۔ تو اس سے کونسی بھنی چیز مراد ہے؟

جواب: اگر قسم "بھنی" ہوئی چیز نہ کھانے پر تھا۔ تو
اس کی قسم "بھنے" ہوئے گوشت پر ہوگی۔
"بھنے" ہوئے "باذنجان" بیگن "اور" جزر" گاجر"
پر اسکی قسم نہیں ہوگی۔
وجہ:- اسلئے جب مطلق "جب" بھنے ہوئے

Date 06-06 2018

چیز ذکر ہو۔ وہاں گوشت ہی مراد ہوتا ہے۔

مگر جب بندے گوشت کے علاوہ کسی اور چیز

کی نیت کرے تو بھی درست ہے۔

سوال 68 اگر قسم اٹھائی کہ پکی ہوئی چیز نہیں کھائے گا تو

اس سے کونسی چیز مراد ہے ؟

جواب اگر قسم اٹھائی پکی ہوئی چیز نہ کھانے پر تو

اس قسم سے مراد پکا ہوا گوشت مراد ہو گا۔

وجہ:۔

اسلئے کہ پکی ہوئی چیزوں پر قسم کھانا یہ

عموم ہے۔ اور عموم متعذر ہے۔ یعنی:۔ پکی ہوئی

چیزوں میں سب چیزیں آتی ہیں:۔

اگر سب چیزوں

پر قسم کو محمول کریں۔ تو بندہ کیا کھائے گا۔ اس

بناء صرف گوشت مراد ہو گا۔

مگر جب بندے

نے گوشت کے علاوہ کی کوشش کی تو درست ہے

وجہ:۔

اسلئے کہ بندے اپنی جان پر سختی کی ہے۔

Date 04.04.2018

دوسری صورت:-

اگر اس نے شوربہ بھی لیا تو حالف

حانث ہوگا:-

وجہ:-

اسلئے کہ شوربے میں گوشت کے

اجزاء ہوتے ہیں۔ اس بناء پر حالف حانث

ہو رہا ہے۔ اسی بناء پر شوربے

کو "طبیخ" کا نام دیا جاتا ہے

سوال 69: اگر قسم کھائی "سر" نہ کھانے پر تو "سر" سے کونسا

سر مراد ہوگا؟

جواب: اگر قسم کھائی سر نہ کھانے پر تو اس سے مراد

"کھوپڑی" مراد ہوگی۔ جسکو بازار میں بیچا جاتا ہو۔

عندالاعظم:-

"سر" سے مراد "گائے" اور "بکری"

کا ہوگا:-

وجہ:-

اسلئے کہ امام اعظم کے زمانے "سر" سے

Date 06-06-2018

مراد "گائے" اور "بکری" کا شتر ہے۔

عند الصاحبین :-
"شتر" سے مراد "بکری" کا "شتر"

ہے :-

وجہ :-
صاحبین کے زمانے میں "شتر" بکری" کا

"شتر" مراد لیا جاتا تھا۔

مدینہ :-
امام اعظم اور صاحبین کا اختلاف

"شتر" کے مختلف ہونے کی بناء پر تھا۔

فی زمانتنا :-
ہمارے زمانے میں وہ اُس جانور

کا شتر مراد ہوگا۔ جو عادۃً مراد لیا جاتا ہو۔

سوال 70 قسم کھائی پھل نہیں کھاؤں گا تو اس سے کونسا پھل

مراد ہوگا؟ مع اختلاف لکھئے؟

جواب پھل کی تعریف :-
جسکو کھانے سے پہلے اور بعد میں

لذت

کے طور پر کھایا جاتا ہو۔

Scanned by CamScanner

Date 04-04 2018

پہلی صورت :-

سیب اور تربوزہ اور کشمش

کھانے سے "بالاتفاق" بندہ حانث ہوگا :-

وجہ :-

اسلئے کہ اس میں پھل کے معنی پائے

جاتے ہیں :-

دوسری صورت :-

"ککڑی" اور "کھیرا" کھانے سے

"بالاتفاق" بندہ حانث نہیں ہوگا :-

وجہ :-

اسلئے کہ ان دونوں کو سبزی کے طور پر

کھایا یا بیچا جاتا ہے

پس اس بناء پر ان کے

کھانے سے بندہ حانث نہیں ہوگا۔

تیسری صورت :-

اختلاف "انگور" اور "تر کھجور" اور

"انار" میں ہے۔ اختلاف درج ہے۔

عندالصاحبین :-

عنب اور رطب اور رمان

Date 04-06 2018

کھانے سے بندہ حانث ہوگا:-

دلیل:-

ان میں پھل کے معنیٰ موجود ہیں۔

بلکہ دیگر پھلوں کے مقابلے میں "انگور" و "تر کھجور"

و "انار" میں پھل کے معنیٰ اچھے پائے جاتے ہیں۔

اس بناء پر بندہ حانث ہوگا۔

عند الاعظم:- "انگور" اور "تر کھجور" اور "انار"

کھانے سے بندہ حانث نہیں ہوگا:-

دلیل:-

ان اشیاء کو غذا اور دوائی کے طور

پر استعمال کیا جاتا ہے۔ تو انسان کے جسم باقی

ہونے کی حاجت کی بناء پر ان اشیاء میں

پھل کے معنیٰ کم ہوگئے:-

اور ان پھلوں کے خشک

کے بعد ان کو مسالہ یا طاقت کیلئے استعمال

کیا جاتا ہے۔

اس بناء پر بندہ حانث نہیں ہوگا۔

Date 04-04 2018

تر اور خشک پھل برابر ہیں۔ اگر ان کو لذت

کی بناء پر کھایا جاتا ہو۔ تو بندہ حانث ہوگا۔

خشک تربوزے میں حالف حانث نہیں ہوگا

وجہ:۔
اسلئے کہ لوگوں نے تر بطیخ کو خاص کیا

لذت کے طور پر:۔
خشک تربوزے کو خاص

نہیں کیا ہے۔

سوال:۔ "من حلف یأتدم فکل شئ اصطبغ به ... الخ"

عبارت کی وضاحت مع اختلاف لکھئے؟

جواب: عند المحمد:۔
قسم کھائی سالن نہ کھانے پر۔ تو

سالن سے مراد وہ سالن ہے۔
جس چیز کو غالب

طور پر روٹی کے ساتھ کھایا جاتا ہو۔
امام یوسف

علیہ الرحمہ ایک روایت یہ ہے:۔

نوٹ:۔ دلیل اگلے صفحہ پر ہے؟

Date 06-04-2018

دلیل:-
اسلئے کہ "ادام" یہ "مواد مہ" سے مشتق ہے۔ اور "موادمہ" سے مراد "موافقۃ" ہے۔ یعنی:- جو چیز موافق "مطابق" ہو۔

ہر چیز جسکو روٹی کے ساتھ کھایا جاتا ہو۔ وہ چیز روٹی کے موافق "مطابق" ہوگی۔

جیسے:- گوشت اور انڈا:- انکو روٹی کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ اور یہ روٹی کے موافق ہوتے ہیں۔ اس بناء انکو کھانے سے حالف حانث ہوگا۔

عندالشیخین:- قسم کھائی سالن نہ کھانے پر۔ تو سالن سے مراد وہ سالن ہے۔ ہر وہ چیز جس کے ساتھ سالن رنگا جاتا ہو۔

دلیل:-
اسلئے کہ سالن وہ ہوتا ہے جسکو تابع ہو کر کھایا جاتا ہو:- اب تابع کی

Scanned by CamScanner

Date 06-04-2018

کی "2" صورتیں ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:-

تابع

تبعیہ حقیقیہ — جس سالن کو ملا کے کھایا جاتا ہو۔

تبعیہ حکمیہ — جس کو اکیلا نہ کھایا جاتا ہو۔
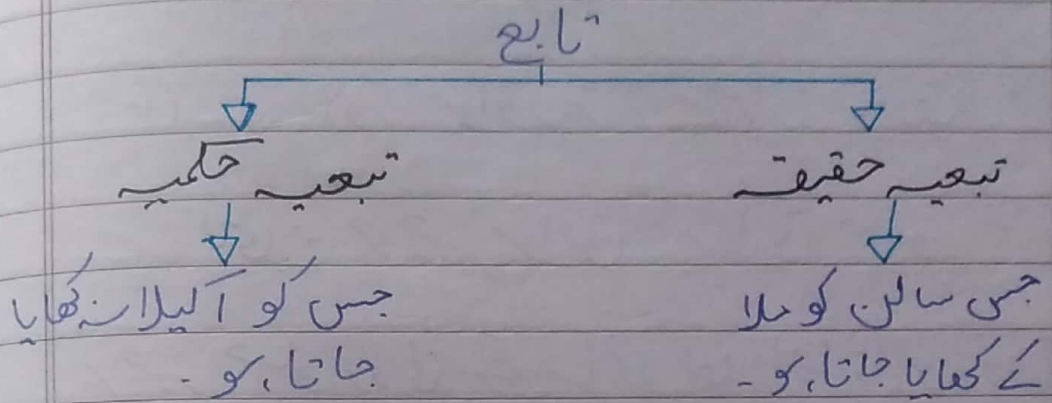
وجہ:- تاکہ تابع اصل کے ساتھ قائم ہو۔

گوشت:-
یہ سالن ہے۔
اس میں تبعیہ حقیقیہ نہیں ہے۔

نمک:-
یہ سالن ہے:-

وجہ:-
اسلئے کہ اسکو اکیلے نہیں کھایا جاتا ہے۔
اسکو پگھلو کے کھایا جاتا ہے۔

سرکہ وغیرہ مائعات:-
یہ بھی سالن ہیں:-

وجہ:-
ان کو اکیلے نہیں کھائیں جائے:-
بلکہ ان کو پیا جاتا ہے:-

عنب و بطیخ:-
یہ سالن نہیں ہیں:-

Date 06-04-2018

وجہ:-
ان کو اکیلا کھایا جاتا ہے۔

امام محمد کی دلیل کا رد:-
موافقت تمام "مکمل" اس وقت ہوگی۔ جب اسکو "ادو" کے کھایا جاتا ہو۔

گوشت وانڈا:-
یہ سالن نہیں ہے۔

وجہ:-
ان کو اکیلے کھایا جاتا ہے۔ تو اس بناء پر یہ سالن نہیں ہیں!-

سوال 72: قسم کھائی کہ ناشتہ نہیں کھائے گا تو اس سے کونسا دن کا حصہ مراد ہے؟

جواب: تعریف الغداء:-
طلوع الفجر سے لیکر ظہر تک جو کچھ کھایا جائے گا۔ وہ ناشتہ کہلائے گا:-

تعریف العشاء:-
نماز ظہر سے لیکر طلوع الفجر تک رات کے کھانے کا وقت ہے۔

Date 07.04.2018

وجہ:-
اسلئے کہ زوال کے بعد والے حصے کو عشاء

کا نام دیا جاتا ہے۔
اسی بناء پر ظہر کو عشاء کی دو

نمازوں میں سے ایک نام دیا جاتا ہے۔

تعریف السحر:-
آدھی رات سے لیکر طلوع الفجر

تک سحری کا وقت ہے:-

وجہ:-
اسلئے کہ "سحور" یہ "سحر" سے مشتق ہے۔

اور "سحر" رات کے آخری تین حصوں سے لیکر

طلوع الفجر تک" ہوتا ہے۔

صبح اور رات کا کھانا:-
جسکو عادۃً طور پر پیٹ بھر کھایا

جاتا ہو:-
اور ہر شہر میں اعتبار کیا جائے گا۔

حانث ہونے کیلئے شرط یہ ہے کہ آدھا

کھانے سے زیادہ ہو:-

Date 07. 04 2018

سوال ۲۳ "من قال ان لبست او اکلت او شربت ...... الخ"

عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب:

کسی نے قسم کھائی کہ اگر میں نے پہنا یا میں نے کھایا یا میں نے پیا تو میرا غلام آزاد ہے۔ پھر اس نے کہا کہ میری چیز مراد ہے یہ چیز مراد نہیں ہے۔ تو ایسی صورت اس بندے کی یہ عندالقضاء اور عنداللہ اعتبار نہیں کیا جائے گا:۔

وجہ:۔

اسلئے کہ نیت ملفوظ میں درست ہے اور "ثوب" "اکل" "شرب" ان میں غیر ملفوظ ہے۔ تو اس بناء پر ان میں نیت درست نہیں ہے۔

اعتراض:۔

اگر ملفوظ نہیں ذکر ہے۔ لیکن اقتضاء تو موجود ہیں۔ تو اب نیت درست ہوگی؟

جواب:۔

اقتضاء کی صورت میں عموم نہیں ہے

Date 07-04 2018

جب عموم نہ ہوا تو بندے کی تخصیص کرنے کی

نیت لغو ہو جائے گی:-

سوال ۲۶ "ان قال ان لبست ثوبا او اکلت طعاما..... الخ"

عبارت کی وضاحت فرمائیے؟

جواب اگر کسی نے اسطرح قسم کھائی کہ اگر میں نے کپڑا پہنا

یا کھانا کھایا یا شراب پیا۔ تو اس صورت میں

بندے کی عند القضاء تصدیق نہیں کی جائے گی۔

لیکن عند اللہ تصدیق کی جائے گی:-

وجہ:-

اسلئے کہ نکرہ یہ محل شرط میں واقع ہے۔

جب نکرہ محل شرط میں واقع ہو تو اس صورت میں

عموم ہوگا۔ تو عموم میں تخصیص کی نیت کرنا

درست ہے۔ یہ عند اللہ ہوگا۔

لیکن قاضی

اس بندے کی تصدیق نہیں کرے گا۔

اسلئے کہ

تصدیق میں تخفیف ہے۔ اور تخفیف میں تصدیق نہیں کرے گا۔

Date 07.06 2018

سوال نمبر: "من حلف لا یشرب من دجلۃ فشرب منھا بانائہ ... الخ"

عبارت کی وضاحت مع اختلاف بیان کریں؟

جواب: عند الصاحبین:-

قسم کھائی کہ وہ دجلہ میں سے پانی نہیں پیے گا۔ اگر حالف نے منہ ڈال کر پانی پیا یا کسی اور ذریعے سے پانی پیا تو بندہ حانث ہوگا:-

دلیل:-

برتن کے ذریعے پانی پینا یہ ہی مفہوم متعارف ہے:-

دوسری بات یہ کہ جیسے کسی نے کہا کہ میں فلاں کے گھر میں قدم نہیں رکھوں گا۔ تو یہاں پر عموم مجاز ہے۔ تو ٹھیک۔ اسی طرح یہاں پر بھی عموم مجاز مراد ہے جس طریقے سے پانی پیے گا۔ وہ حانث ہوگا۔

عند الاعظم:-

امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک اگر منہ لگا کر پیا تو حانث ہوگا۔ اگر برتن کے ذریعے پانی پیا تو حانث نہیں ہوگا:-

نوٹ:- دلیل اگلے صفحہ پر درج ہے۔

Date 07. 04 2018

دلیل :-

منہ لگاکر پانی پینا یہ اہل العرب و اہل العرف

میں حقیقتہ مستعمل ہے۔ جب تک حقیقتہ مستعمل

ہے اُس وقت تک مجازی طرف نہیں جائیں گے۔

یہ امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک اصول ہے۔

دوسری صورت :-

قسم کھائی کہ دجلہ کا پانی نہیں پیے

گا۔ اگر حالف نے برتن کے ذریعے پانی

پی لیا تو حالف حانث ہو جائے گا۔

دلیل :-

اسلئے کہ چلو بھرنے کے اس کو دجلہ کی طرف

منسوب کیا جاتا ہے اور شرط یہی ہے کہ دجلہ کا

پانی ہو۔ اگرچہ برتن کے ذریعے پی۔

یہ مسئلہ اسطرح ہے۔

جب کسی نے اُس نہر سے

پانی پیا تو دجلہ سے نکلتی ہے۔ تو حالف

حانث ہو جائے گا۔

Date 07-04-2018

سوال 26: "من قال ان لم یشرب الماء الذی فی ھذا الکوز ..... الخ"

عبارت کی وضاحت مع اختلاف لکھئے؟

جواب: پہلی صورت:-

کسی نے قسم کھائی کہ میں آج کے دن

اس کنویں سے پانی نہیں پیوں گا۔ اگر پی لیا تو بیوی

کو طلاق ہے۔

اس مسئلے کی "2" صورتیں بنے گی:-

پہلی صورت:-

کنویں میں پہلے سے پانی نہیں تھا۔

دوسری صورت:-

کنویں میں پانی تھا۔ لیکن رات

ہونے سے پہلے پہلے اس پانی کو گرادیا گیا۔

خلاف کا اصل:-

طرفین اور امام یوسف کے مابین

اختلاف کا اصل کیا ہے۔ وہ درج ہے

عند ھما:-

قسم کے پورا ہونے کا تصور شرط ہے۔ مطلق

یمین کے منعقد ہونے کیلئے۔ اور یمین کے باقی

ہونے کیلئے!

Date 07-06-2018

عند ابی یوسف:-
پورا ہونے کا تصور شرط نہیں ہے۔

مطلق یمین منعقد ہونے میں اور نہ باقی ہے

میں تصور شرط ہے۔

عند الیوسف:-
حالف دونوں صورتوں میں حانث ہوگا۔

آج کا دن گزر جائے تو حانث ہو جائے گا۔

دلیل:-
کیونکہ قسم پورا کرنے کیلئے کھائی جاتی ہے۔ تو قسم

کو پورا کرنے کے تصور کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ قسم کا وجوب ممکن

ہو۔ اور اسکے قول کو قسم کا نام دینا بھی ممکن ہے۔

عند الطرفین:-
دونوں صورتوں میں حانث نہ ہوگا۔

دلیل:-
قسم پورا کرنے کیلئے کھائی جاتی۔ لہذا پہلی صورت

میں پانی نہیں تھا۔ تو اسکا تصور نہیں۔ اور دوسری صورت میں پورا

کرنے کا وقت ہی نہ دیا۔ تو لہذا دونوں صورتوں میں حالف

نہ ہوگا۔

قلنا:-
خلیفہ کیلئے اصل کا ہونا ضروری ہے تو جب اصل ہی نہ

پائی جائے تو خلیفہ کیسے پایا جائے گا۔ اسی وجہ سے یمین غموس

میں کفارہ نہیں۔

Date 07-04-2018

اگر مطلق کہا :۔

عند الطرفین :۔

پہلی صورت میں حانث نہ ہوگا۔ دوسری صورت میں حانث ہوگا۔

دلیل :۔

مطلق و موقت کے درمیان فرق ہے۔ مطلق۔ حالف قسم کھانے سے فارغ ہوا تو قسم پورا کرنا واجب تھا۔ تو جب مطلق کے فوت ہونے کی وجہ سے قسم پوری کرنا فوت ہوگیا۔ تو حالف اپنے قسم میں حانث ہوجائے گا۔ یہ ایسے ہوگیا کہ جب حالف مرجائے اور پانی باقی ہو تو پھر بھی حالف حانث ہوجاتا ہے۔ مؤقت :۔ زندگی کے آخری ایام میں قسم کو پورا کرنا واجب ہے۔ اور زندگی کے آخری ایام میں قسم پورا کرنے کے تصور کے نہ ہونے کی وجہ سے قسم پورا کرنے کا محل باقی نہ رہا۔ لہذا قسم پورا کرنا واجب نہ ہوگا۔ قسم باطل۔ جیسا کہ حالف نے پانی کے نہ ہونے کی حالت میں ابتداءً قسم کھائی ہو تو حانث نہیں ہوگا۔

عند ابویوسف :۔

تمام صورتوں میں حانث ہوگا۔

دلیل :۔

مطلق و موقت کے درمیان فرق بیان کیا۔

مؤقت :۔

جب قسم کو مؤقت کیا جائے تو یہ توسیع وقت کیلئے ہوتا ہے۔ تو اس میں بندہ آخری وقت میں حانث ہوجاتا ہے نہ کہ اس سے پہلے حانث ہوگا۔ کیونکہ مؤقت والی صورت میں قسم کسی وقت بھی پوری کی جا سکتی ہے۔

مطلق :۔

وقت نہیں ہوتا اسلئے قسم کو فوراً پورا کرنا واجب تھا کہ جیسے ہی قسم کھانے سے حالف فارغ ہوا اور حالف پانی کے نہ ہونے کی صورت میں اس سے عاجز آگیا۔ لہذا وہ فوراً حانث ہوجائے گا۔

Date 07-06 2018

سوال 77 "من حلف لیصعدن السماء ...... الخ"

عبارت کی وضاحت مع اختلاف تحریر کیجئے؟

جواب عند الزفر:-

قسم کھائی کہ وہ آسمان پر نہیں چڑھے گا یا اس پتھر کو سونا بنائے گا۔ تو اس بندے کی قسم منعقد نہیں ہوگا:-

وجہ:-

اسلئے کہ یہ عادۃً محال ہے۔ پس جس طرح کوئی چیز حقیقتً محال ہوتی ہے۔ تو یہ بھی اسکے مشابہ ہو جائے گی۔ جب محال ہوئی تو قسم منعقد نہیں ہوگی:-

عند الاعظم:-

مذکورہ بندے کی قسم منعقد ہوگی، جیسے قسم سے فارغ ہوا۔ بندہ حانث ہوگا۔ اور کفارہ دینے ہوگا۔

وجہ:-

قسم کا پورا ہونا یہ حقیقتً متصور ہے

Date 07.06 2018

وہ اس طرح کہ آسمان کی طرف چڑھنا حقیقۃً طور پر ممکن ہے۔

الاثری:- فرشتے آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کی تحویل سے پتھر کو سونا بنانا ممکن ہے۔

تو اس بناء پر قسم منعقد ہو جائے گی:-

جب قسم منعقد ہوئی تو کفارہ بھی لازم ہوگا۔ اب عادۃً ان سے عاجز ہونے کی بناء پر بندہ حانث ہوگا۔ جب حانث ہوا تو کفارہ دینے ہوگا:-

جیسے:- جب حالف شخص مر گیا تو اسکو حانث ہونے کا حکم دیا ہے۔ زندگی کے لوٹ آنے کے احتمال کے ہوتے ہوئے پھر حانث قرار دیتے ہیں:-

بخلاف مسألۃ الکوز:-

اعتراض:-

مذکورہ صورت "جب پانی کوزے میں نہ تھا

Date 07.04.2018

تو اس میں بھی آنا ممکن تھا۔

جواب :-
مذکورہ صورت میں جس وقت قسم کھائی

تھی اسوقت پیالے میں پانی نہ تھا جسکی بناء پر

قسم منعقد ہی نہ ہوئی تو

لہذا حالف حانث نہ

ہوگا۔

"تمت بالخیر"

— " —

باب الیمین فی الکلام

Date 08-04-2018

سوال 78: "ومن حلف لا یکلم فلانا وھو بحیث یسمع ... الخ"

عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: قسم کھائی کہ وہ فلاں سے کلام نہیں کرے گا۔

حالف نے محلوف علیہ سے کلام کیا۔ لیکن

محلوف علیہ سویا ہوا تھا۔ تو حالف حانث ہوگا

وجہ:۔

اسلئے کہ حالف نے کلام کیا۔ محلوف علیہ کی

سماعت تک کلام کو پہنچایا۔ لیکن محلوف علیہ نے

حالت نوم کی بناء پر نہ سمجھا تو حالف کا

کیا قصور ہے۔ حالف حانث ہوجائے گا۔

یہ مسئلہ اسطرح ہوگا۔

کہ حالف نے محلوف علیہ

کو ندا دی۔ لیکن محلوف علیہ کی غفلت کی

بناء پر محلوف علیہ نے کلام کو نہ سمجھا۔ تو

حالف حانث ہوگا۔

ٹھیک اسی طرح مذکورہ

مسئلہ ہے!۔

Date 11-02-2018

عند مشائخنا و بعض روایات :-
ہمارے مشائخ فرماتے ہیں
کہ محلوف علیہ کا جگانا شرط ہے۔ اگر حالت نوم میں
کلام کیا تو حالف حانث نہ ہوگا:-
وجہ :-
اسلئے کہ جب وہ نہ جاگا تو یہ مسئلہ اسطرح ہوگا جب
اسنے انکو دور سے آواز دی اس نے نہ سنا تو بندہ حانث ہوگا۔

سوال 79 لوحلف لا یکلمہ الا باذنہ فاذن لہ ..... الخ
مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں مع اختلاف
لکھیئے؟

جواب عند الاعظم :- قسم کھائی کہ کلام نہیں کرے گا۔ سوائے
اس کی اجازت سے۔ محلوف علیہ نے اجازت
دے دی۔ لیکن اس اجازت کا حالف کو
علم نہیں۔ اور حالف نے کلام کر لیا تو حالف
حانث ہوجائے گا:-
دلیل :-
اسلئے "اذن" یہ "آذان" سے مشتق

Date 11-04 2018

ہے۔ اور آذان کے 2 معنی ہیں۔

1- جو اعلان کیا جائے۔ 2۔ کان میں وہ بات پہنچے۔

یہ دونوں صورتیں سماعت کے علاوہ متحقق

نہیں ہوتیں:۔ جب حالف نے اجازت کو نہ سُنا

اور کلام کر لیا تو حانث ہو جائے گا۔

عند ابی یوسف:۔

حالف حانث نہیں ہو گا:۔

دلیل:۔

اسلئے کہ اجازت مطلق ہے۔ اور اجازت

آذان سے مکمل ہو گی:۔

جیسے:۔ رضامندی (قسم کھائی

کہ میں فلان کی رضامندی سے کلام کرونگا فلان نے اجازت

دی لیکن حالف کو پتہ نہیں چلا اور کلام کر لیا۔ تو حانث

نہیں ہو گا)

رد:۔

رضامندی یہ اعمال قلب میں سے ہے۔

اور رضاء رضاء سے مکمل ہو گی۔ لیکن اجازت

Date 11-04 2018

اسطرح نہیں ہے۔
اور نہ یہ اجازت آذان سے
مکمل ہوگی:۔

سوال 80 قسم کھائی کہ فلاں سے ایک مہینہ کلام نہیں کرے گا تو حالف کی قسم کس وقت سے شروع ہوگی؟

جواب کسی نے قسم کھائی کہ وہ فلاں شخص سے ایک ماہ تک کلام نہیں کرے گا۔ تو اسکی قسم کا وقت اسی وقت سے شروع ہوگا۔

وجہ:۔
اسلئے کہ اگر "شہر" کو ذکر نہ کرتا تو یہ قسم "قسم مؤبد" ہوتی ہے۔
اور مہینے کو اسوجہ سے ذکر کیا کہ "شہر" کے علاوہ جو ہے۔ اسکو اس سے نکالا۔ اور حالف کے غصہ کی حالت بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اسکی قسم کا وقت کہتے ہی شروع ہوجائے۔

بخلاف:۔ اس کہ جب قسم کھائی کہ میں ایک ماہ تک روزہ رکھوگا۔ تو اس قسم اس وقت سے

Scanned by CamScanner

Date 11-04 2018

شروع نہیں ہوگی :۔

وجہ :۔ اسلئے کہ اگر "شہر" کو

ذکر نہ کرتے تو قسم مؤبد نہ ہوتی۔

اور "شہر" کو اس

وجہ سے ذکر کیا تاکہ مقدار معین ہوجائے۔

کیونکہ "شہر"

نکرہ ہے۔ اور نکرہ کے اندر عموم ہوتا ہے۔ اور عموم کے

تخصیص درست ہوتی ہے :۔

سوال 81 قسم کھائی کہ کلام نہیں کرونگا اور اس نے تلاوت

کی تو کیا حکم ہے؟

جواب قول الشافعی و القیاس :۔

قسم کھائی کہ میں کلام

نہیں کرونگا۔ اگر حالف نے نماز یا نماز کے باہر

قرآن پاک کی تلاوت کی تو حالف حانث ہوگا۔

وجہ :۔

اسلئے کہ تلاوت کرنا حقیقی طور پر سے

کلام ہے۔ جب کلام کیا

تو حالف حانث ہوگا۔

Date 11-04 2018

عند امام اعظم:- نماز میں تلاوت یا تسبیح یا تہلیل

پڑھا تو حانث نہیں ہوگا۔ اگر خارج نماز میں مذکورہ

چیزیں پڑھیں تو حانث ہو جائے گا۔

دلیل:- اسلئے کہ نماز تلاوت کرنے کو نہ عرفاً کلام

کہا جاتا ہے۔ نہ شرعاً اسکو کلام کہا جاتا ہے

قولہ السلام:- ہماری اس نماز میں لوگوں کا کلام کرنا

درست نہیں ہے۔

صاحب ھدایہ:- کے زمانے میں غیر نماز میں تلاوت

کرنے سے حالف حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:- اسلئے ایسے بندے کو متکلم کا نام نہیں دیا

جاتا۔ بل اسکو "قاری اور مسبّح" کا نام دیا جاتا

ہے۔

سوال 82 "لو قال ان کلمت فلانا الا ان یقدم فلان ...... الخ"

Date 11-04 2018

عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: کسی نے کہا کہ میں فلاں سے کلام کروں مگر یہ کہ وہ آئے یا کہا حتیٰ کہ وہ آئے۔ یا کہا کہ فلاں اجازت دے یا کہا کہ حتیٰ کہ فلاں اجازت دے۔ تو میری بیوی کو طلاق ہے۔ حالف نے محلوف علیہ کے آنے سے پہلے اور اجازت دینے سے پہلے کلام کیا۔ تو حالف حانث ہوگا اگر آنے کے بعد یا اجازت دینے کے بعد کلام کیا تو حالف حانث نہیں ہوگا۔

وجہ:- اسلئے کہ "إلا" اور "حتیٰ" یہ غایت کیلئے ہیں۔ اور قسم غایت سے پہلے پہلے باقی ہوتی ہے۔ اور قسم غایت کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔ تو حالف قسم کے ختم ہونے کے بعد بات کرے۔ تو حالف حانث نہیں ہوگا!-

نوٹ:- اس مسئلے کی دوسری صورت اگلے صفحہ پر ہے۔

Date 11-04 2018

دوسری صورت:-
اگر فلاں بندہ مر گیا تو قسم ٹوٹ جائے گی:- عند الطرفین:-

دلیل:-
اسلئے کہ عنایت کے ساقط ہونے کی وجہ سے تصور کا باقی ہونا شرط ہے (یعنی)۔ فلاں کے مرنے کے بعد قسم کے پوری ہونے کا تصور نہ رہا تو قسم بھی نہ رہی گی:-

عند ابی یوسف:-
قسم نہیں ٹوٹے گی:-

دلیل:-
اسلئے کہ عنایت کے ساقط ہونے کی وجہ سے تصور کا باقی ہونا شرط ہے۔ جب شرط نہیں ہے، تو قسم مؤبد ہوگی۔

س 83 "من حلف لا یکلم عبد فلان ..... الخ"
مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں نیز اختلاف و دلائل بھی لکھیئے؟

Date 15-04 2018

جواب

اس مسئلے کی 2 صورتیں بنے گی:۔

پہلی صورت:۔

قسم کھائی کہ میں فلاں کے غلام سے یا فلاں کی بیوی سے یا فلاں کے دوست سے بات نہیں کرونگا

اب فلاں نے غلام کو بیچ دیا اور فلاں نے اپنی بیوی کو بائنہ کیا یا اس نے اپنے دوست سے دشمنی کی پھر اس بندے نے کلام کیا تو اس صورت میں

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک بندہ حانث نہ ہوگا اضافت ملک: یعنی غلام سے بات کی تو حانث نہ ہوگا:

وجہ:۔

اسلئے کہ بندے نے اپنی قسم فعل کو ایسے محل پر منعقد کی ہے جو محل فلاں کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جب محل ٹوٹ گیا تو قسم بھی ٹوٹ جائے گی:۔

۲۔

اگر دوست یا بیوی سے کلام کیا تو اس صورت میں امام اعظم کے نزدیک بندہ حانث نہ ہوگا۔

وجہ:۔

اسلئے کہ محل نہ رہا:۔

یہ دو کی وجہ سے ہے ایک یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ اس نے قسم کھائی مضاف الیہ کی وجہ سے ہو تو ذات متعین نہ ہوگی۔ اور اضافت میں نقص ہو گیا۔ تو اس بناء پر بندہ حانث نہ ہوگا:

Date 15-04-2018

امام محمد:-
کے نزدیک دوست یا بیوی سے کلام کرنے

کی صورت میں حالف حانث ہوگا:-

وجہ:-
اسلئے کہ ان میں اضافت نسبت ہوتی ہے۔

اور یہ اضافت صرف معرفت کیلئے ہوتی ہے،

بندے کی قسم نہ کھانا اس سے مراد ان کی ذات سے

کلام نہیں کرے گا۔

دوسری صورت:-
اگر غلام یا بیوی یا پھر دوست اسکو

حالف نے معین کیا تو اس صورت میں

امام محمد و زفر:-
کے نزدیک اگر حالف نے تینوں کو معین

کیا پھر ان سے بات کی تو حانث ہوجائے گا

وجہ:-
اسلئے کہ حالف نے کلام میں ایک اضافت

اور دوسرا اشارہ ذکر کیا ہے۔

جب یہ دونوں ایک

ساتھ جمع ہوجائے تو ترجیح اشارہ کو دی جائے گی

Date 15-04 2018

وجہ:-
اسلئے کہ اشارہ یہ شرکت کو توڑتا ہے لیکن
اضافت اس طرح نہیں ہے۔
تو اشارہ کا اعتبار کیا
اور اضافت کو لغو قرار دیا۔ اب یہ اضافت
چاہے غلام میں ہو یا دوست میں یا بیوی میں:-

عند الشیخین:-
غلام میں حانث نہ ہوگا۔ لیکن بیوی
اور دوست میں حانث ہوگا۔

وجہ:-
مضاف الیہ میں کوئی ایسا معنیٰ ہو جو
داعی الی الیمین ہو۔ اسلئے کہ "دابہ یا سواری"
وغیرہ ان سے کوئی بندہ ذات کی بناء پر دشمن یا
کلام نہیں کرے گا۔ بلکہ کسی اور کی بناء پر:-
غلام کی ذات
سے کوئی بندہ بات نہیں کرتا بلکہ کسی وصف کی بناء

پر:- وجہ:-
اسکے مرتبے کے کم ہونے کی بناء پر:-

Date 15.04.2018

جب تک ملکیت باقی ہے۔ تب تک قسم باقی ہوگی۔

بخلاف:-

جب تک اضافت نسبت ہو "دوست یا بیوی"

اس سے حانث ہوگا:-

وجہ:- ان کی ذات سے کوئی بندہ

دشمنی کر سکتا ہے۔ مضاف الیہ میں کوئی ایسا معنیٰ ہے

جو داعی الی الیمین ہے۔ متعین نہ ہونے کی بناء پر!-

س ۴ قسم کھائی "لا یکلم حینا او زمانا" تو اس سے کتنی

مدت مراد ہوگی؟

جواب قسم کہ وہ کچھ زمانہ کلام نہیں کرے گا۔ تو اس سے مراد

6 ماہ مراد ہوں گے۔ چاہے نکرہ ذکر کرے یا معرفہ

وجہ:-

اسلئے کہ "حین" یہ کبھی تھوڑے زمانے

پر جاری ہوتا ہے۔

جیسے:- فسبحان اللہ حین تمسون وحین تصبحون:

اور کبھی اس سے مراد ۴۰ سال ہوتا ہے۔

جیسے:- هل اتی علی الانسان حین من الدهر

اور کبھی اس سے مراد 6 ماہ ہوتے ہیں۔

جیسے:- تؤتی اکلها کل حین:-

Date 15-09 2018

اس قسم سے 6 ماہ مراد لینا آسان و درست ہے۔

وجہ:-

اسلئے کہ 6 ماہ سے کم مراد لینا اسکی مراد لینا عادۃً

ممنوع ہے۔ اور 6 ماہ سے زیادہ مراد لینا یہ قسم تو ابد

ہو جائے گی اور اسطرح کی قسم غالب طور پر اٹھائی نہیں

جاتی:-

تو 6 ماہ متعین ہو گئے:-

الا:- اگر 6 ماہ سے زیادہ کی نیت کی ہو تو

اسکی نیت کرنا درست ہے۔

وجہ:-

نیت اپنے کلام کے حقیقت کی ہے۔

س نمبر 8: اگر قسم میں "دھر" استعمال کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: عندالصاحبین:-

"دھر" ذکر کیا۔ تب بھی اس سے

6 ماہ مراد ہونگے:-

دلیل:-

"دھر" کا استعمال "حین" کیطرح ہوتا ہے۔

کما یقال:- ما رأیتك منذ حین و منذ دھر:-

بقایا اگلے صفحہ پر ہے!

Date 15 - 06 - 2018

عند الاعظم:-
اس صورت میں امام اعظم علیہ الرحمہ

سکوت اختیار فرماتے ہیں:-
وجہ:-
"دھر" کی مقدار کو لغات میں نہ جان سکے

اور عُرف میں بھی اسکو مدت کیلئے استعمال نہیں

کیا جاتا ہے۔

نوٹ:-
مذکورہ اختلاف نکرہ کی صورت میں ہے

اگر معرفہ ذکر کیا تو اس سے قسم مؤبد مراد ہوگی۔

س 86 قسم کھائی "لا یکلمہ ایام" تو اس سے کتنی مدت

مراد ہوگی؟

جواب پہلی صورت:-
اگر "ایام" کو نکرہ ذکر کیا ہے۔

تو اس صورت میں "ایام" سے مراد "3" دن ہونگے۔

وجہ:-
"ایام" اسم جمع ہے۔ تو "اقل الجمع" کو شامل

ہوگی۔ وہ "3" دن ہیں:-

Date 15-06-2018

دوسری صورت:-
اگر "الایام" معرفہ ذکر کیا۔
عند الاعظم:-
"10" دن مراد ہونگے:-
وجہ:-
اسم جمع پر الف لام تعریف کا ہے۔
تو اسم جمع کو انتہائی مدت تک پھیرا گیا وہ
"10" دن ہے۔
عند الصاحبین:-
اس سے "7" دن مراد ہونگے:-
وجہ:-
اسلئے اگر "7" سے زیادہ دن مراد لے تو
اس صورت میں "دور" لازم آئے گا۔
اسی اختلاف پر "شھر" اور "جمعۃ" اور سال ہے
صاحبین کے نزدیک عمر کی طرف قسم کو پھیرا گیا ہے۔

س 67: "قال لعبدہ ان خدمتنی ایاما کثیرۃ ...... الخ
عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: عند الاعظم:- کسی نے قسم کھائی غلام سے کہا اگر تونے
میری کثیر دن خدمت کی تو تو آزاد ہے تو اس

Date 15.04 2018

مراد "10" ہے۔

دلیل :۔

10 یہ اکثر ہے۔ جو ایام کو شامل ہے۔

عند الصاحبین :۔

7 دن مراد ہونگے :۔

دلیل :۔

7 سے زیادہ میں تکرار لازم آئے گی۔

آ

"تمت بالخیر"

—— /// ——

"باب الیمین فی العتق"

Date 15-04 2018

سوال[88] کسی نے بیوی کو کہا اگر تو نے بچہ پیدا کیا وہ بچہ آزاد ہے؟ بیوی نے 2 بچے دیے ایک زندہ ایک مردہ؟ کیا حکم ہے؟

جواب: عند الصاحبین:-

کسی نے بیوی سے کہا اگر تو نے اولاد پیدا کی تو وہ آزاد ہے۔ بیوی نے پہلے مردہ بچہ جنا پھر زندہ تو اُن میں سے ایک بھی آزاد نہ ہوگا۔

دلیل:-

شرط پہلے مردے بچے سے پوری ہوگی۔ جب شرط پوری ہوگی تو شرط باطل ہوگی۔ اور مردہ بچے کے اندر آزاد ہونے کی صلاحیت نہیں ہے۔ تو بچہ آزاد بھی نہ ہوگا۔

عند الاعظم:-

زندہ بچہ آزاد ہو جائے گا۔

دلیل:-

"ولد" کا نام مطلق ہے۔ اور اس سے مراد زندہ بچہ ہے۔ اس لیے کہ قائل نے آزادی ثابت ہونے کا ارادہ کیا ہے اور یہ قوت حکمی ہے

Date 15-04-2018

اور اس بچے پر غیر کے مسلط کرنے کے دفع کرنا بھی ہوتا

ہے۔ لیکن یہ مردہ بچہ میں نہیں پائے جاتے ہیں۔

سوال قسم کھائی جب میں نے پہلا غلام خریدا تو وہ آزاد ہے

تو اس سے کیا مراد ہے؟

جواب پہلی صورت :۔

قسم کھانے کے بعد غلام خرید لیا تو یہ غلام آزاد ہوگا۔

وجہ :۔

اسلئے کہ اول یہ سابق فرد کیلئے آتا ہے۔

دوسری صورت :۔

دو غلام ایک ساتھ خریدے پھر تیسرا خریدا تو ان

میں سے کوئی ایک آزاد نہ ہوگا۔

وجہ :۔

پہلے دو اولیت نہ پائے جانے کی وجہ سے۔ اور

تیسرے میں سابق فرد کے نہ پائے جانے کی وجہ سے۔

تو اولیت ختم ہوگی۔

تیسری صورت :۔

اگر اس نے کہا پہلا غلام خریدو تو آزاد ہے اس نے

بیع کے وقت تیسرے غلام کو اکیلے خریدا تو یہ آزاد ہوگا۔

وجہ :۔

اسلئے کہ وحدۃ سے مراد حالت بیع میں اکیلا ہو۔

Date 15-06 2018

اور تیسرے کے اندر سابق فرد کے معنی بھی ہیں۔

چوتھی صورت:-

اگر اس نے کہا آخری غلام خریدوں تو وہ غلام ہے۔

ایک غلام خریدا پھر حالف مر گیا تو یہ غلام آزاد نہیں ہوگا۔

وجہ:-

اسلئے کہ آخری فرد یہ زندگی کے آخری حصے میں بھی

لاحق ہو تا ہے۔

عند الاعظم:-

جس دن خریدا تھا۔ اُس وقت سے آزاد ہوگا

وجہ:-

اسلئے موت یہ آخری کے ساتھ معروف ہے

تو موت کو ہم وقت شراء سے اس آخری کے ساتھ

متعرف کر دیے گئے۔ تو آخری کو وقت شراء کیطرف

منسوب کیا جاتا ہے۔

عند الصاحبین:-

جس دن سے مرا اُس وقت سے آزاد ہوگا

دلیل:-

آخری یہ اس غلام کے خریدنے کے بعد اسکے علاوہ نہ

خرید ے۔ اور یہ شرط صرف موت کے وقت کے

وقت ہوگی :: پس اسی پر اقتصار کرے گے۔

Date 15-04-2018

سوال: قسم کھائی کہ میں نے غلام خریدا تو وہ آزاد ہے اگر باپ کو خرید لے تو کیا حکم ہے؟

جواب: عند الزفر والشافعی:-
غلام آزاد ہو گا۔ کفارہ ادا نہ ہوگا۔

دلیل:-
شراء یہ عتق کیلئے شرط ہے اور عتق کی علت وہ قرابت ہے۔
تو اس صورت میں خریدنا یہ شرط ہو علت نہ ہوا۔ تو ملکیت ثابت اور عتق یہ ختم ہو جائے گا

عند الاعظم:-
غلام آزاد بھی ہوگا۔

دلیل:-
قریبی رشتہ دار کا خریدنا اعتاق ہے

قولہ السلام:- من ملک ذا رحم محرم عتق علیہ:
لن یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ۔

دوسری صورت:-
اگر ام ولد کو خریدا۔ تو کفارہ ادا نہ ہوگا۔

وجہ:-
آزادی کی شرط متحقق ہوئی۔ کفارہ کیلئے کافی نہ ہوگا:-

Date 15-04 2018

اسلئے کہ ام ولد کا آزاد ہونا بچہ جننے کے سبب سے

ہوئی ہے۔ تو قسم کو کسی جانب مضاف نہیں کرے گا۔

بخلاف:-

اگر وہ خالص مملوکہ ہے۔ اگر اسکو خرید لیا تو

کفارہ کیلئے کافی ہوگی:-

وجہ:- اسلئے کہ اسکی آزاد کسی

اور وجہ سے نہیں ہوئی ہے۔ تو حریت کی اضافت کو

قسم کی طرف کرنے سے کوئی خلل بھی نہیں ہے۔

سوال " قال ان تسریت جاریۃ فھی حرۃ فتسری جاریۃ ....الخ"

مذکورہ عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب قسم کھائی کہ اگر میں نے لونڈی سے جماع کیا تو لونڈی آزاد

ہے، حالف نے لونڈی سے جماع کر لیا اور لونڈی

اسکی ملکیت میں تھی۔ تو یہ لونڈی آزاد ہو جائے گی۔

دلیل:-

اسلئے کہ قسم عورت کے حق میں منعقد ہوئی۔

عورت کا ملکیت میں ہونے کی وجہ سے۔

یہ اسلئے ہے

کہ "لونڈی" نکرہ ہے۔ تو یہ شرط ہر لونڈی میں انفرادیت

Date 16 - 04 2018

کے طور پر شامل ہو گی :۔

دوسری صورت :۔

اگر قسم اٹھانے کے بعد "لونڈی" کو خریدا۔

پھر جماع کر لیا تو یہ لونڈی آزاد نہ ہو گی۔ اس قسم

سے :۔

دلیل :۔

اس لونڈی میں ملک کے معنی کو جماع کے ضرورت کی بناء

پر ہیں۔ لیکن جتنی ضرورت ہے ضرورت کو ضرورت پر رکھے گئے۔ مزید

اس پر قیاس نہیں کر سکتے :۔

عند الزفر :۔

اس قسم سے باندی آزاد ہو جائے گی۔

وجہ :۔

اسلئے کہ جماع کرنا یہ ملک میں صحیح ہوتا ہے۔ گویا کہ بندے کا

جماع کو ذکر کرنا یہ ملک کو ذکر کرنا ہے۔ بس یہ مسئلہ اس طرح ہو

جائے گا۔ جس نے اجنبی عورت سے کہا اگر میں نے تجھ سے نکاح کیا تو تجھے طلاق ہے بس

میرا غلام آزاد ہے۔ تو یہاں پر تزوج مذکور ہے۔

رد :۔

ہم نے کہا مذکور لگائے گئے وہ صرف شرط میں لگائے گئے نہ کہ جزاء

میں :۔

" تمت بالخیر "

"باب الیمین فی البیع والشراء"

Date 16-04-2018

پہلی صورت:-

اگر قسم کھائی کہ نہ بیچوں گا نہ خریدوں گا نہ اجیر بنوں گا۔ پھر اس نے "حالف" نے وکیل بنا لیا تو حالف حانث نہ ہوگا:-

وجہ:-

اسلئے کہ عقد کی شرط نہ پائی گئی۔ اور عقد حالف نے نہیں کیا۔ بلکہ وکیل نے کیا ہے۔ اور اسکے تمام حقوق وکیل کیطرف راجع ہونگے:-

دوسری صورت:-

اگر حالف ہی عاقد ہو تو حانث ہوگا۔

وجہ:-

شرط پائے جانے کیوجہ سے:-

الا:-

اگر اس نے نیت کرلی کہ وکیل بھی نہ بیچے گا اور نہ ہی خریدے گا۔ یا حالف بادشاہ ہو تو اس صورت میں حالف حانث ہوگا۔

وجہ:-

اسلئے کہ بادشاہ یہ کام خود نہیں کرتا۔ بلکہ بادشاہ بیع وشراء کیلئے وکیل بناتا ہے:-

Date 16-04-2018

سوال: "قال لغیرہ ان بعت لک ھذا الثوب فامرأتہ طالق" عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: اگر کسی نے کسی کو کہا کہ میں آپکے حکم کے بغیر یہ کپڑے نہیں بیچوں گا۔ ورنہ میری بیوی مطلقہ ہے۔ پھر محلوف علیہ نے اپنے کپڑے کو حالف کے کپڑوں میں چھپادیا۔ پھر حالف نے یہ کپڑا بیچ دیا اور حالف کو معلوم نہ تھا۔ کہ اس میں محلوف علیہ کا کپڑا ہے تو وہ حانث نہ ہوگا۔

دلیل:-
کیونکہ مذکورہ مثال میں حرف لام "لک" بیع پر داخل ہوا ہے۔ "بیع کا صلہ ہے" تو یہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے۔ بیع محلوف علیہ کے حکم سے خاص ہو۔ تو جب محلوف علیہ نے بیع کا حکم ہی نہ دیا تو حالف حانث نہ ہوگا۔

بخلاف:-
اس کے کہ جب حالف نے اسطرح کہا ہو کہ میں آپکا کپڑا نہیں بیچوں گا۔ تو اس نے کپڑا بیچ دیا تو حانث ہو جائے گا۔ چاہے محلوف علیہ نے بیع کا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو۔ اور حالف کو اس بات کا علم ہو یا نہ ہو کہ اس میں محلوف علیہ کا کپڑا ہے یا نہیں؛

Date 16-04 2018

دلیل:-

کیونکہ مذکورہ صورت میں حرف لام عین کپڑے پر داخل ہوا ہے اور کپڑا فعل سے زیادہ حرف لام کے قریب ہے۔

تو یہ کپڑے کو خاص کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ محلوف علیہ کے ساتھ ہے۔ اور یہ خاص اسطرح ہوگا کہ کپڑا محلوف علیہ کی ملک میں ہے۔

لہذا جب حالف نے محلوف کی ملکیت والے کپڑے کو بیچا تو وہ حانث ہو جائے گا۔

اور اسی کی مثل یہ مسئلہ ہے۔ کہ کپڑا رنگنے والا اور کپڑا سینے والا اور ہر وہ مسئلہ جس میں نیابت جاری ہوتی ہے۔

بخلاف:-

کھانے اور پینے اور غلام کو مارنے کے۔

کیونکہ:-

ان تینوں افعال میں نیابت نہیں ہوتی۔

لہذا ان افعال کو کرنے سے حالف حانث نہ ہوگا:-

Date 16-04-2018

سوال: عورت نے مرد سے کہا تو میرے لیے کسی اور سے بھی شادی کی ہے؟ مرد نے کہا سب کو طلاق ہے؟ تو کیا اس عورت کو طلاق ہوگی یا نہیں؟

جواب: وجہ الظاہر:-
اس صورت میں اس عورت کو بھی طلاق پڑے گی۔
وجہ:-
کلام میں عموم ہے۔ اسلئے کہ اس نے جواب میں زیادتی کی ہے۔ تو اس کلام کو نیا شمار کیا جائے گا۔ تو اس بناء پر عورت کو طلاق پڑے گی:-

عند ابی یوسف:-
اس عورت کو طلاق نہیں پڑے گی۔
وجہ:-
اسلئے کہ مرد نے اپنے جواب سے اس عورت کو نکالا ہے۔ اور شوہر کی غرض عورت کو راضی کرنا ہے اور یہ رضامندی اس عورت کے علاوہ عورتوں میں طلاق دینے سے ہوگی۔ نہ کہ اس عورت کو دینے سے۔

Date 16-04 2018

امام یوسف کی وجہ فارق:
کبھی کبھار شوہر کی غرض

عورت کو ڈرانا ہوتی ہے۔ اُسوقت جب عورت کسی

حلال چیزوں کے بارے پر اعتراض کرے۔
اب تردد

ہو گیا شوہر کی کس نیت کو مراد لیا جائے۔
ہاں اگر مرد نے

اس عورت کے علاوہ دیگر عورتوں کی نیت کی تو

اسکی قاضی تصدیق نہیں کرے گا۔
لیکن دیانۃً اسکی تصدیق

کی جائے گی۔ اسلئے کہ عموم میں تخصیص کی نیت کرنا

درست ہے!

"تمت بالخیر"

"باب الیمین فی لبس الثیاب"

Date 16-04-2018

سوال: "من قال لامرأته ان لبست من غزلك فهو هدی..." عبارت کی وضاحت مع اختلاف لکھیئے؟

جواب: عند الاعظم:-

مرد نے عورت سے کہا اگر میں نے تیرا کاتا ہوا کپڑا پہن لیا تو وہ ھدیہ ہے۔

مرد نے قطنی خریدا عورت نے اسکو کاتا اور سلائی کی پھر مرد نے اسکو پہن لیا تو تحفہ ہوگا۔

وجہ:-

عورت کا کاتا ہوا عادۃً طور پر شوہر کے قطنی سے ہوتا ہے۔ اور ایمان کا دارومدار عرف پر ہوتا ہے۔ اور یہ اسکے ملکیت کا سبب ہے۔ اس بناء پر وہ ھدیہ ہوگا۔

عند الصاحبین:-

وہ ھدیہ نہ ہوگا۔ حتی کہ حلف کے دن سے جس قطنی کو سیا تو ھدیہ ہوگا۔

وجہ:-

سنت ملکیت یا اسباب ملکیت میں

Date 16-06 2018

درست ہوتی ہے۔ اور یہاں پر دونوں صورتیں

نہیں ہیں۔ اسلئے کہ "پہننا" اور "کاٹنا" ان دونوں میں

ملکیت کے اسباب نہیں ہیں۔

"تمت بالخیر"

111

Scanned by CamScanner

"باب الیمین فی تقاضی الدراھم"

Date 16-04 2018

سوال: "من حلف لیقضین فلانا دینہ الیوم فقضاہ...."

مذکورہ عبارت کی وضاحت تفصیلا ذکر کریں؟

جواب: اگر حالف نے کہا کہ میں فلاں کا قرض آج ہی ادا کر دوں گا۔ پھر حالف نے محلوف علیہ کا قرض ادا کر دیا۔ مگر اس قرض کے مال میں کھوٹے سکے اور جنکا چلن نہ تھا یا کسی اور کے سکے تھے تو پھر بھی حالف حانث نہ ہوگا۔

دلیل:-
کیونکہ کھوٹا ہونا عیب ہے۔ اور عیب سے جنس معدوم نہیں ہوتی۔ اور جنکی چال چلن نہ تھی۔ اس سے محلوف علیہ نے صرف نظر کر لی تو لہذا اسکی قسم پوری ہو جائے گی۔

اور اگر:-
مذکورہ قرض کے مال میں کھوٹ غالب ہو یا پھر پیتل کا سکہ ہو جس پر چاندی کا پانی چڑھا ہو تو ایسی صورت میں حالف حانث ہو جائے گا۔

دلیل:-
کیونکہ وہ دونوں سکے درہم کی جنس سے نہیں

Date 16-06 2018

ہیں۔ اور اگر دونوں سے بیع سلم میں اور بیع صرف

میں چشم پوشی نہیں ہوتی۔

اور اگر مذکورہ حالف نے :-

قرض کے عوض اپنا غلام محلوف علیہ کو بیچ دیا اور محلوف علیہ نے اُس

پر قبضہ بھی کر لیا تو پھر بھی حالف حانث نہ ہوگا۔

دلیل :-

کیونکہ ادائیگی قرض کا ایک طریقہ مقاصہ بھی ہے۔

اور مقاصہ صرف بیع سے متحقق ہو جاتا ہے۔

لہذا مذکورہ حالف

حانث نہ ہوگا۔

امام محمد :-

فرماتے ہیں۔ کہ مذکورہ صورت میں قبضہ

ضروری ہے۔ تاکہ بیع قبضہ کے ساتھ ثابت ہو جائے۔

"تمت بالخیر"

۱۴۱

"کتاب الحدود"

Date 18-04 2017

سوال: حد کی تعریف بیان کریں؟

جواب: لغوی معنیٰ:-
"منع" ہے۔

اصطلاحی:-
حد ایک قسم کی سزا ہے جسکی مقدار شریعت
کی جانب سے مقرر ہے کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔

سوال: حد کو مشروع کیوں کیا؟

جواب: حد کو مشروع اسلئے کیا ہے کہ جو ضرر بندوں کو ہوتا
ہے۔ وہ حد سے دور کیا جائے۔
اور حد سے گناہ معاف
نہیں ہوتے ہیں:-

سوال: "فعدلوا فی السر والعلانیہ ..... الخ" اس عبارت
کی وضاحت کریں؟

جواب: قاضی گواہوں کی تفتیش کرے گا خفیہ اور علانیہ طور
پر۔ پھر قاضی گواہوں کی شہادت کے سبب فیصلہ کرے گا،
قاضی صرف ظاہری عدالت یعنی مسلمان ہونے پر اکتفاء
نہیں کرے گا!۔

Date 18-04-2018

سوال: اگر عاقل و بالغ شخص اقرار کا زنا کرے تو کیا حکم ہے؟

جواب: بالغ عاقل اگر اپنے آپ پر زناء کا اقرار کیا 4 مجلسوں میں تو قاضی مقر کو 4 مرتبہ رد کرے گا:۔

عندالاحناف:
حد کو لازم کرنے کیلئے چار مرتبہ اقرار لازمی ہے:۔

دلیل:۔
نبی کریم علیہ السلام نے حضرت ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زنا کی حد لگانے کو مؤخر کیا۔ یہاں تک کہ ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ "4" مختلف مجلسوں میں "4" مرتبہ اقرار زناء کیا:۔

اگر اقرار ایک مرتبہ کرنے سے ثابت ہوتا تو آقا علیہ السلام حد زنا کو واجب کرنے میں تاخیر نہ کرتے:۔

عقلی دلیل:۔
حد زنا کی گواہی دینے میں 4 گواہوں کی گواہی شرط ہے اسی طرح امر زناء میں اقرار کو بڑھانے کیلئے اور ستر پوشی کے معنیٰ کو ثابت کرنے کیلئے 4

Date 18-06-2018

مجلسوں میں ۴ مرتبہ کرنا ضروری ہے:

عند الشافعی:-
حد کو لازمی کرنے میں صرف ایک مرتبہ اقرار کرنا ہوگا:-

دلیل:-
امام شافعی علیہ الرحمہ حد زناء کو تمام حقوق پر قیاس کرتے ہیں۔ جسطرح دیگر حقوق میں ایک مرتبہ اقرار کافی ہے۔ اسی طرح حدّ زناء میں ایک مرتبہ اقرار کرنا کافی ہوگا۔
تمام حقوق پر اسلئے قیاس کرتے ہیں۔ کیونکہ ایک دفعہ اقرار کرنے سے زناء ظاہر ہوجاتا ہے۔ مزید اقرار کرکے زناء کو ظاہر کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

مدینہ:-
مجلس کا مختلف ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اتحادِ مجلس مختلف چیزوں کو جمع کرنے والی ہے۔
مختلف ہونے سے مراد یہ ہے کہ مقر(ر) کی مجلس کا مختلف ہونا ہے۔ نا کہ

Date 18 - 04 2018

قاضی کی مجلس کا مختلف ہونا ہے۔

مجلس کا مختلف

ہونا اسطرح ہوگا کہ جب مقر اقرار کرے قاضی اسکو

لوٹا دے تو مقر چلا جائے اسطرح کہ کوئی اسے

دیکھ نا سکے۔ پھر مقر قاضی کے پاس زناء کا اقرار کرے

اسطرح چار مرتبہ آ جا کر اقرار کرے تو اسطرح مجلس

کا مختلف ہونا شمار ہوگا۔

سوال: یخرج الی ارض فضاء و یبتدی الشھود ..... الخ

عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: زانی کو کھلی فضاء کی طرف نکالا جائے گا اور سب سے پہلے

گواہ زانی کو پتھر مارینگے۔ پھر قاضی مار یگا۔ پھر لوگ مارینگے۔

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔

دلیل:-

کیونکہ گواہ اوقات تو رجم کرنے پر جرأت کرتے ہیں۔

پھر وہ زانی کو دیکھ کر رجم کرنے کو برا جانتے ہیں۔ پھر

وہ اس سے رجوع کر لیتے ہیں اسی وجہ سے گواہوں سے رجم

Date 18-04-2018

کرنے کی ابتداء کی جاتی ہے۔ تاکہ گواہ اس سے رجوع کریں تو

ضرور حد ساقط ہو جائے:۔

عند الشافعی:۔

رجم کی ابتداء گواہوں سے کرنا ضروری نہیں ہے۔

بلکہ کوئی بھی ابتداء کر سکتا ہے۔

دلیل:۔

رجم کرنے کو کوڑے مارنے پر قیاس کرتے ہیں۔

رد:۔

ہر کوئی اچھی طرح کوڑے مارنا نہیں جانتا۔ کبھی

کبھی کوڑے مارنے کے سبب ہلاکت ہی ہو جاتی ہے۔

حالانکہ کوڑے مارنے میں ہلاکت مقصود نہیں ہوتی۔

اور رجم میں تو ہلاکت کرنا مقصود ہوتا ہے۔ لہذا

آپکا رجم کو کوڑوں پر قیاس کرنا درست نہیں۔

مسئلہ:۔

زانی غیر شادی شدہ کو قاضی ایسے کوڑا مارنے

کا حکم دے گا۔ جس میں گھنٹا نہ ہو اور متوسط طریقہ

سے مارنے کا حکم دے گا:۔

Date 18-06 2017

نقلی دلیل:-

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب حد کو قائم کرنے کا ارادہ کیا تو کوڑے کی گرہیں کھول دیں:-

متوسط مارنے کی وجہ:-

کیونکہ اگر تیز ماریں گے تو زانی غیر شادی شدہ ہلاک ہو جائے گا۔ اور اگر بالکل آہستہ ماریں گے تو مقصود حاصل نہ ہوگا۔

لہذا متوسط ماریں گے۔

زانی غیر شادی شدہ کو جب کوڑے ماریں گے تو اسکے کپڑے اتاریں گے:-

سوال: زانی کے کن اعضاء پر نہیں مارا جائے گا؟

جواب: زانی کے سر و چہرے و شرمگاہ پر نہیں مارا جائے گا۔

نقلی دلیل:-

آپ علیہ السلام نے کوڑے مارنے والے کو حکم دیا کہ چہرے اور شرمگاہ کو مارنے سے بچ:-

عقلی دلیل:-

کیونکہ اگر شرمگاہ پر ماریں گے تو زانی ہلاک ہو

Date 19-01-2018

ہو سکتا ہے۔

اسی طرح سر مجمع حواس ہے۔ اور اسی طرح

چہرہ ہی مجمع حواس و محاسن سے ہے۔ اگر چہرے اور

پر مارینگے تو انکی حفاظت نا ہو گی۔ بلکہ یہ ضائع

ہو سکتا ہے۔ لہذا سر پر اور شرمگاہ پر نہیں مارا جائے گا۔

عند الیوسف :-

سر پر نہیں مارا جائے گا پھر آپ

علیہ الرحمہ نے اس قول سے رجوع کیا۔ فرمایا کہ

سر پر مارا جائے گا۔

دلیل :-

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے۔ کہ

تم زانی کے سر پر مارو۔ کیونکہ اس میں شیطان ہے۔

اس دلیل کا جواب :-

یہ فرمان اسکے بارے میں تھا کہ

جسکا قتل کرنا مباح تھا۔ اور کہا گیا ہے کہ آپ کا فرمان

حربی کافر کے بارے میں تھا

اسکو مارنا مقصود تھا۔ کیونکہ

Date 18-06 2018

کافر لوگوں کو کفر کیطرف بلاتا ہے۔

محدود سے کیا مراد:-

۱- مجرم کو زمین پر لٹا کر گھسیٹ کر مارنا:-

۲- سر کے اوپر کوڑا اٹھا کر کھینچ کر مارنا:-

۳- جسم پر کوڑا مار کر پھر کوڑے کو کھینچنا:-

سوال: آقا اپنے مولی پر حد جاری کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: عند الامام اعظم:-

حد زنا آقا اپنے غلام پر جاری نہیں کر سکتا۔

دلیل:-

نبی کریم علیہ السلام نے فرمایا۔

چار چیزیں امام کے سپرد ہیں:-

۱- نماز ۲- زکوۃ ۳- حدود ۴- قصاص

عقلی دلیل:-

حد لگانا اللہ تعالی کا حق ہے۔

اسطرح کہ حد لگانے کا مقصد عالم کو صاف کرنا ہے۔ فساد سے۔ جو کہ قاضی ہی کر سکتا ہے۔

Date 18.04.2019

عند الشافعی :-

آقا حد قائم کر سکتا ہے۔

دلیل :-

آقا کو غلام پر مطلق ولایت حاصل ہوتی ہے۔

جیسا کہ قاضی کو ولایت حاصل ہوتی ہے۔ آقا کو تو غلام پر

قاضی سے بھی زیادہ ولایت حاصل ہوتی ہے

وہ اس طرح کہ آقا کو غلام سب تصرف کرنے کی

ولایت ہوتی ہے۔ مگر امام کو غلام بیچنے کی ملکیت

نہیں ہوتی۔ جیسا کہ تعزیر آقا کر سکتا ہے۔

اسی وجہ سے آقا کے کہنے سے غلام کی حد ساقط نہیں ہوتی۔

قاضی ہی غلام پر حد لگا سکتا ہے۔
کیونکہ قاضی شریعت کا

نائب ہے۔ نہ کہ آقا:-

بخلاف تعزیر کے:-

کیونکہ تعزیر حق العبد ہے۔ اسی وجہ

سے بچہ کو بھی تعزیر کیا جاتا ہے۔

حالانکہ بچہ سے شریعت کا

حق اٹھا لیا گیا ہے:-

Date 18-04 2018

سوال: احصان الرجم ان یکون حرا عاقلا بالغا مسلما.... الخ

عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: محصن کا مطلب یہ ہے کہ جسے رجم کیا جارہا ہے وہ آزاد ہو عاقل ہو بالغ ہو مسلمان ہو۔ اور اس نے عورت سے نکاح صحیح کیا ہو۔ اور عورت سے دخول بھی کیا ہو۔ اور زانی و مزنیہ صفت احصان پر ہوں۔

عاقل و بالغ کی وجہ:۔
اسلئے کہ یہ سزا کے اہل ہو سکتے ہیں۔

کیونکہ ان کے علاوہ سے شریعت کا خطاب نہیں ہے۔

آزاد اور نکاح صحیح کی وجہ:۔
آزاد مسلمان اور نکاح صحیح کی قید
اسلئے لگائی کہ نعمت کے کامل ہونے کی وجہ سے سزا بھی کامل پائی جائے۔

کیونکہ نعمت کا شکر نہ کرنا نعمت کے کثیر ہونے کے وقت سے ہوتا اور مذکورہ حالت چیزیں نعمتوں سے ہے۔ اور رجم بالزناء بھی ان چیزوں کے جمع ہونے کی وجہ سے ثابت ہوا ہے تو لہذا رجم کا تعلق انہی اشیاء سے ہوگا

بخلاف:۔
شرف و علم کی قید سے

کیونکہ شرف اور علم کا شریعت نے اعتبار نہیں کیا۔ بالرأی کا شریعت

Date 18-04 2018

کو قائم کرنا متعذر ہے

آزادی کی وجہ :- آزاد شخص نکاح صحیح پر قادر ہوتا ہے۔ اور نکاح حلال وطی پر قادر ہوتا ہے۔ اور حلال وطی زناء سے بچاتی ہے اور مسلمان عورت سے نکاح کرنے پر قادر ہے۔

لہذا مذکورہ تمام قیودات زناء سے روکنے والی ہیں کوئی شخص ان چیزوں کے ہوتے ہوئے بھی زناء کرے تو اسکو کامل سزا ملے گی۔ جو کہ رجم کرنا ہے۔

امام شافعی و امام یوسف فرماتے ہیں کہ رجم کرنے کیلئے اسکا مسلمان ہونا ضروری نہیں ہے۔

دلیل :- آقا علیہ السلام نے دو زانیوں یہودیوں کو رجم کیا تھا۔

دلیل امام اعظم :- رجم کرنے کا حکم توریت میں تھا۔ پھر یہ منسوخ ہو گیا۔ اور آقا علیہ السلام کا فرمان بھی اس حکم کے منسوخ ہونے کی تائید کرتا ہے۔

آقا علیہ السلام نے فرمایا۔ جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا تو وہ محصن نہیں۔ اور یہودی اللہ کے ساتھ شرک کرتے تھے۔

جماع کرنے سے مراد :- یہ ہے کہ مرد عورت کے قُبُل میں اسطرح جماع کرے کہ وہ غسل کو واجب کرنے والا ہو۔

شادی کی وجہ :- تاکہ حد لگانا ممکن ہو۔ یہاں تک کہ اگر زانی نے کافرہ عورت سے زناء کر لیا وہ محصن نہیں کہلائے گا

کیونکہ :- دین میں اختلاف ہونے سے محبت نہیں ہوتی۔

یا مملوکہ سے دخول کر لیا تو بھی محصن نہیں کہلائے گا کیونکہ :- ایسی صورت میں اولاد غلام پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ یا مجنونہ سے دخول کر لیا تو بھی محصن نہیں کہلائے گا کیونکہ :- مجنونہ سے جماع کرنے سے طبیعت متنفر ہوتی ہے۔ یا بچی سے دخول کر لیا تو محصن نہیں کہلائے گا کیونکہ :- بچی سے دخول کرنے سے رغبت کم ہوتی ہے۔ امام یوسف :- اگر زانی نے کافرہ عورت سے دخول کر لیا تو وہ محصن کہلائے گا اور حد قائم کی جائے گی جواب :- آقا علیہ السلام نے فرمایا۔

ک مسلمان زانی کو یہودی یا نصرانیہ کا محصن نہیں بنایا جاتا۔ اور آزاد لونڈی کا اور آزاد عورت کو غلام کا محصن نہیں بنایا جاتا

Date 18-04 2018

سوال: کیا بکر امرد اور عورت میں کوڑا اور جلاوطن دونوں کو جمع کر سکتے ہیں؟

جواب: عند الاحناف:-

بکرامرد اور عورت میں کوڑا اور جلاوطن دونوں جمع نہیں کر سکتے ہیں:-

نقلی دلیل:-

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں ارشاد فرمایا ہے کہ زانی اور زانیہ کو سو کوڑے مارو:-

عقلی دلیل:-

جلاوطن کرنے میں زنا کا دروازہ کھل جاتا ہے وہ اس طرح کہ اگر اپنے گھر میں زانی زناء کرے گا۔ تو اسکو اپنے گھر والوں سے حیاء کرے گا۔ جب اسکے گھر والے ساتھ نہ ہوں گے تو یہ تو پھر کھلم کھلا زناء کرے گا۔

دوسری عقلی دلیل:-

اگر اسکو جلاوطن کریں گے تو اسکا زندہ رہنا ناممکن ہو جائے گا۔ اخراجات کے نا ہونے کی وجہ عورت زناء

Date 18-04 2018

کروانے کو روزگار بنائے گی۔ اور زناء کروانے کو روزی

بنانا قبیح فعل ہے۔ اور یہی صورت راجح ہے۔

کیونکہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔
فتنے کیلئے اتنا ہی

کافی ہے کہ جلاوطن کر دیا جائے۔

عند الشافعی:۔
باکرہ مرد اور عورت میں کوڑا اور جلاوطن

کو جمع کر سکتے ہیں:۔

نقلی دلیل:۔
آقا کریم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:۔
باکرہ مرد

اور عورت کو 100 کوڑے مارو۔ اور ایک سال کیلئے

ملک بدر کرو۔

پہلی عقلی دلیل:۔
جب جلاوطن کیا جائے گا۔ تو جان

پہچان کے نا ہونے کی وجہ سے زناء کا دروازہ

بند ہو جائے گا۔

Date 18-06 2018

امام شافعی کی نقلی دلیل کا جواب:- آیت جو ... پیش کی ہے

یہ آیت کتاب اللہ میں منسوخ ہے۔

الا:-

اگر قاضی جلا وطن کرنے میں کو مصلحت دیکھتا ہے تو زانی کو اپنی صواب دید پر جلا وطن کر سکتا ہے

سوال: شبہہ کی اقسام لکھیئے کیا ان اقسام کے علاوہ میں بھی شبہہ ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: اقسام:-

2 اقسام ہیں:- جو درج ہیں:-

فی الفعل:-

بغیر دلیل کو بندہ دلیل گمان کرے:-

شبہہ فی المحل:-

اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے۔ جو فی ذاتہ حرمت کی نفی کرنے والی ہو۔

عند الاعظم:-

عقد سے بھی شبہہ ثابت ہو جاتا ہے اگرچہ عقد حلال ہو یا حرام ہو یا اس پر اتفاق ہو یا اختلاف ہو چاہے

Date 18-04 2018

واطی کو حرمت کا علم ہو یا نہ ہو!۔
اور اس پر حد بھی

قائم نہیں کریں گے!۔

عند الصاحبین:۔
عقد سے شبہ ثابت نہ ہوگا۔

جبکہ واطی کو عقد کی حرمت کا علم ہو۔

سوال: اگر کسی بندے نے ایسی عورت سے نکاح جس سے

نکاح کرنا جائز نہ ہو تو کیا حکم ہے؟

جواب: عند الامام اعظم:۔
مذکورہ بندے نے اگر محرم عورت سے نکاح

کرکے وطی کرلی۔ تو حد قائم نہیں کی جائے گی۔ لیکن اسکو

دردناک سزا دی جائے گی۔
جبکہ واطی کو اس بات

کا علم ہو کہ میرا اس سے نکاح کرنا حلال نہ تھا۔
دلیل:۔
مذکورہ صورت میں عقد (محارم سے نکاح) کرنا

یہ اپنے محل (ملک بضعہ) سے متعلق ہے
کیونکہ تصرف

Date 18-04-2018

کا محل وہ چیز ہوتی ہے۔ جو تصرف کے مقصود کو

قبول کرے اور حضرت آدم علیہ السلام کی تمام بیٹیاں

توالد کے قابل ہیں۔ جو کہ نکاح کا مقصد ہے۔ تو

مناسب ہے کہ عقد نکاح تمام کے احکام کے حق

میں منعقد ہو۔

مگر محارم سے نکاح حلال نہیں ہے۔

البتہ واطئ سے شبہ کی وجہ سے نکاح کرکے

وطی کرلی تو شبہ کی وجہ سے اس پر حد واجب

نہیں ہوگی۔ مگر اس نے بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

جسکی وجہ سے اسے دردناک سزا دی جائے گی۔

عند الصاحبین والشافعی:۔

مذکورہ واطی پر حد قائم کی جائے

گی۔ جبکہ اسکو اس بات کا علم ہو کہ یہ عورت

میرے لیے حلال نہیں ہے۔

دلیل:۔

کیونکہ محارم میں سے کسی سے بھی نکاح کر ہی

نہیں سکتے۔ لہذا جب واطئ کا نکاح ہی نا ہوا۔ تو

Date 18 - 04 2018

وطی کرنا اسکیلئے حرام ہوگی۔ اور حرام وطی سے حد واجب

ہوتی ہے۔

جسطرح مردوں سے نکاح نہیں ہوتا اور

اس سے کوئی زناء کرے تو حد واجب ہوتی

ہے۔ اسی طرح محرم سے نکاح کرکے وطی کرلی تو

حد واجب ہوگی

سوال اگر کسی نے دار الحرب یا دار البغی میں زنا کیا

پھر دار الاسلام کی طرف نکل آیا پھر کیا حکم ہے؟

جواب عند الاعظم :-

مذکورہ مسلمان زانی پر حد واجب نہیں

ہوگی :-

دلیل :-

آقا علیہ السلام نے فرمایا :- دار الحرب

میں حدود قائم نہیں کی جائے گی :-

عقلی دلیل :-

کیونکہ حدود میں مقصود دوسروں کو زناء سے

باز رکھنا ہوتا ہے۔ اور دار الحرب و بغاوت میں

Date 18-04-2018

امام کو ولایت منقطع ہوتی ہے۔

لہذا حد واجب

کرنے کا فائدہ نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے اسکا

دارالاسلام کی منتقل ہونے کی وجہ سے بھی واجب

نہیں ہوگی۔ حربی کا حد کا اعتقاد نا رکھنے کی وجہ سے

لوغزی :-

اگر بذات حد قائم کرنے کی ولایت

ہو تو حد قائم کر سکتا ہے۔

جیسے :- خلیفہ اور شہر کا امیر اگر اسکے لشکر میں

کسی نے زناء کر لیا تو حد قائم کر سکتا ہے۔

بخلاف :-

لشکر کے امیر اور چھوٹی جماعت کے۔

کیونکہ ان دونوں کی طرف حد اقامت کو مفوض

نہیں کیا گیا :-

عند الشافعی :-

مذکورہ مسلمان زانی پر حد واجب

ہے :-

Date 18-04-2018

دلیل:-
کیونکہ مذکورہ شخص نے مسلمان ہونے کی
وجہ سے اپنے اوپر اسلام کے احکام کا التزام کیا
ہے۔ لہذا اس پر حد واجب ہے۔

سوال: اگر حربی کافر دار الاسلام میں داخل ہوا پھر ذمیہ سے
زناء کیا یا ذمی نے دار الاسلام میں حربیہ سے زناء
کیا تو پھر کیا حکم ہے؟

جواب: عند الامام اعظم:-
ذمی اور ذمیہ پر حد قائم کی جائے گی
مگر حربی حربی و حربیہ پر حد قائم نہیں کی جائے
گی:-

دلیل:-
حربی مستامن کا قتل کرنا زناء ہے۔
کیونکہ صحیح قول کے مطابق وہ حرمات کا
مخاطب ہے۔ اگرچہ وہ شریعت کا مخاطب
نہیں ہے۔ اور ذمیہ کا فعل زناء کروانا یہ
اس پر حد زناء کو واجب کرتا ہے۔

Date 18-04-2018

بخلاف :-

بچہ و مجنون کے :-

کیونکہ بچہ و مجنون

شریعت کے مخاطب نہیں ہیں۔

عند محمد :-

اگر ذمی نے حربیہ سے زناء کیا تو دونوں

پر حد قائم کی جائے گی۔ اور اگر حربی نے ذمیہ سے

زناء کیا تو دونوں پر حد قائم نہیں کی جائے گی۔

یہی امام

یوسف علیہ الرحمہ کا قول اول ہے۔

دلیل :-

اور یہی فرق ہے ذمی اور ذمیہ کے مابین باب

الزناء میں اصل مرد کا فعل ہے۔ عورت کا فعل

اسکے تابع ہوتا ہے۔

مرد کے حق میں حد زناء کا

ممتنع ہونا عورت کے حق میں حد زناء کے ممتنع

ہونے کو واجب کرتا ہے۔ مگر عورت کے حق میں

حد زناء کا ممتنع ہونا مرد کے حق میں حد زناء کے ممتنع ہونے

Date 18-06 2018

کو واجب نہیں کرتا:۔

جیسے:۔ بالغ نے بچی یا مجنونہ سے زناء کیا تو بالغ پر حد واجب ہو گی نہ کہ بچی یا مجنونہ پر حد واجب ہو گی۔

اور بالغ عورت نے بچہ یا مجنون سے زناء کروایا تو بالغہ عورت پر حد واجب ہو گی۔ ناکہ بچہ و مجنون پر حد واجب ہو گی۔

عند یوسف:۔
تمام پر حد واجب ہے۔

دلیل:۔
کیونکہ حربی نے معاملات میں ہمارے احکام کا التزام کیا ہے۔
جیساکہ ذمی ہمارے احکام التزام کرتا ہے۔ اسی وجہ سے حربی کو حد قذف کی حد لگائی جاتی ہے۔ اور بطور قصاص قتل بھی کیا جاتا ہے۔

بخلاف:۔
حد شرب کے۔ کیونکہ حربی شراب پینے کو مباح جانتے ہیں۔

Scanned by CamScanner

Date 8-04-2018

طرفین کی دلیل امام یوسف کے خلاف:-

کیونکہ حربی دارالاسلام

میں کسی کام کی وجہ سے آتا ہے۔

جیسے:- تجارت وغیرہ

تو لہذا حربی دارالاسلام سے نہ ہوا۔ اسی وجہ سے حربی

دارالاسلام سے جا ہی سکتا ہے۔ دار الحرب کی طرف

اور مسلمان ذمی کو حربی کے بدلے قتل ہی نہیں کیا

جاتا۔ اور حربی نے دار الاسلام آکر اپنے اوپر صرف

ایک حکم کا التزام کیا ہے۔ وہ حقوق العباد ہے۔

وہ اسطرح کہ اس نے دارالاسلام کی طرف اسلئے دخول

کیا ہے۔ تاکہ میرے ساتھ انصاف کیا جائے۔ اور

میں بھی ہر کسی کے ساتھ انصاف کروں۔ اور قصاص و

حد قذف بھی حقوق العباد سے ہیں۔

مگر حد زناء حقوق

اللہ سے ہے۔ تو یہ مقصود کی طرف منتقل نہ ہوگی۔

لہذا حد زناء حربی پر واجب نہ ہوگی۔

Date 19. 04 2018

مثال:۔
ماقبل اختلاف کی مثال یہ ہے کہ جب مُکرہ

نے ایسی عورت سے زناء کیا جو خوشی سے کروائے۔

تو امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک عورت پر حد زناء

واجب ہوگی۔ نہ کہ مُکرہ پر:۔
امام محمد علیہ الرحمہ کے

نزدیک عورت پر بھی حد واجب نہ ہوگی۔ مرد پر

حد واجب نہ ہونے کی وجہ ہے:۔

سوال: کسی نے لونڈی سے زناء کیا جسکی وجہ سے لونڈی

مر گئی پھر کیا حکم ہے؟

جواب: عند ابی یوسف:۔
مذکورہ زانی پر حد واجب نہیں ہے۔

البتہ لونڈی کی قیمت واجب ہے۔

دلیل:۔
کیونکہ جب اس نے باندی کی قیمت اداء

کر دی۔ تو گویا ایسا ہی ہو گیا کہ اس نے پہلے

Date 19-04-2018

باندی کو خریدا۔ بعد میں اس نے باندی سے زناء

کیا ہے۔ اور اقامت حد سے پہلے مالک بننا حد کو

ساقط کر دیتا ہے:۔

جیسا کہ اگر کوئی مال مسروق کا حد سرقہ

سے پہلے مالک ہو جائے تو حد سرقہ ساقط ہو جاتی ہے۔

عند الطرفین:۔

زانی پر حد اور باندی کی قیمت دونوں

لازمی ہونگی:۔

دلیل:۔

کیونکہ قتل کا ضمان ملک کو ثابت نہیں کرتا۔

کیونکہ یہ خون کا ضمان ہے۔ اور خون کا ضمان موت

کے بعد واجب ہوتا ہے۔ اور مردہ محل ملکیت

نہیں ہوتا۔

اگر اس ضمان سے ملکیت ثابت ہو بھی جائے

تو عین چیز میں ہوگی۔ "جیسا کہ مال مسروق کو ہبہ کرنے

سے کہ بضع کے منافع میں ہوگی۔

کیونکہ منافع تو اس

سے حاصل کر لیا گیا ہے۔ اور ملک منسوب ہو کر ثابت

Date 19.04.2018

ہوتی ہے۔ تو لہٰذا ملک وصول میں ظاہر نہ ہوگی۔

کیونکہ وصول معدوم ہے

"تمت بالخیر"

19-04-2018

"باب الشھادۃ علی الزناء"

Date 19.06 2018

سوال: حقوق اللہ کی گواہی ایک عرصہ بعد دی تو کیا حکم ہے؟

جواب: عند الشافعی:-

ایک عرصہ بعد حقوق اللہ کی گواہی دینے سے ساقط نہیں ہوتی:-

دلیل:-

حقوق اللہ کو حقوق العباد اور اقرار پر قیاس کرتے ہیں۔

جسطرح حقوق العباد اور اقرار میں کچھ عرصہ کے بعد گواہی دی تو باطل نہیں ہوتی۔ اسی طرح حقوق اللہ کی کچھ عرصہ بعد گواہی دینا باطل نہ ہوگی۔

عند الاحناف:-

حقوق اللہ کی گواہی ایک عرصہ بعد دینے سے ساقط ہوجاتی ہے۔

دلیل:-

کیونکہ گواہ 2 امروں کے مابین اختیار دیا ہوا ہوتا ہے۔ 1- گواہی دے دیں:-

2- اسکے عیب کو چھپالے۔

اگر عیب کو چھپانے کی

Date 19-04 2018

وجہ سے تاخیر کرتا ہے۔ عمر کچھ عرصہ بعد گواہی

دیتا ہے تو وہم ہوتا ہے۔ اور اگر گواہی اُسی میں تاخیر

ستر کی وجہ سے نہ ہو تو فاسق ہوتا ہے۔

بخلاف اقرار :-

کیونکہ انسان اپنے آپ کا دشمن نہیں ہوتا۔

حدزناء اور شرب الخمر اور چوری :-

یہ اللہ کے حقوق ہیں۔

یہاں تک کہ اقرار کرنے کے بعد ان سے رجوع بھی کرسکتا ہے۔

تو لہذا ان کے بارے میں دیر سے گواہی لینے سے

قبول شہادۃ مانع ہوسکتی ہے!-

حدقذف :-

حق العبد ہے۔ کیونکہ اس میں بندے سے

عار کو دور کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اقرار کرنے کے بعد

اس سے رجوع نہیں کرسکتے۔ اور حقوق العباد میں دیر

سے گواہی دینے سے قبول شہادۃ المانع نہیں ہے۔

کیونکہ حق العبد میں دعوٰی شرط ہے۔ تو لہذا یہ

Date 19.06.201

تاخیر کا احتمال رکھتا ہے۔ دعویٰ کے منعدم ہونے

کی وجہ سے۔

بخلاف چوری:۔

کیونکہ اس میں اقامت حد کیلئے دعویٰ شرط

نہیں ہے۔ وہ اس طرح کہ چوری کی حد خالص حقوق

اللہ ہے:۔

عرصہ سے مراد:۔

جامع صغیر میں امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا۔

کچھ عرصہ سے مراد "6" ماہ ہیں۔

اسی وجہ سے آپ نے

"بعد حین" کہا ہے۔

عند الامام اعظم:۔

کچھ عرصہ سے مراد معلوم نہیں ہے اسی وجہ

سے آپ نے کچھ عرصہ کی مراد کو ہر زمانہ کے قاضی کی

طرف مفوض کیا ہے۔

عند المحمد:۔

کچھ عرصہ سے مراد "ایک ماہ" ہے۔

کیونکہ ایک

ماہ سے قبل کچھ عرصہ کا اطلاق نہیں آتا:۔

Date 19-04-2018

سوال	ان شهد اثنان انه زنى بفلانة فاستكرهها .... الخ عبارت کی وضاحت کریں؟
جواب۔	عند الامام رح والزفر :۔ زانی، عزنیہ، اور ... اور نہ گواہوں پر حد جاری ہوگی۔ دلیل :۔ کیونکہ گواہ عورت کے اعتبار سے مختلف ہے۔ اور زناء کا فعل ایک ہی ہوکہ مرد اور عورت دونوں سے قائم ہوتا ہے۔ اور وہ دو گواہ جنہوں نے اسباب کی گواہی دی ہے کہ عورت کی رضامندی سے فعل زناء ہوا ہے۔ وہ قاذف ہیں۔ لہذا مرد اور عورت سے حد ساقط ہو جائے گی۔ اور گواہوں سے حد اسلئے ساقط ہو جائے گی۔ کہ وہ آپس میں خصم ہیں۔ عند الصاحبین :۔ زانی مرد پر حد لگائی جائے گی :۔ دلیل :۔ اسلئے دونوں فریق (۴ گواہ) فعل زناء پر

Date 19-04-2018

متفق ہیں۔ اور 2 گواہوں نے تو بڑے جرم (عورت کو
مجبور کرکے زناء کرنے) کی بھی قید لگائی ہے۔
لہٰذا مرد زانی پر حد واجب ہو گی۔

بخلاف :-
دو گواہوں کے کیونکہ عورت کا فعل زناء پر
راضی ہونا یہ موجب حد کیلئے شرط ہے۔ عورت کے
حق میں جو کہ ثابت نہ ہو گی۔ فریقوں کے مختلف
ہونے کی وجہ سے۔ لہٰذا عورت پر حد واجب نہ ہو گی۔

سوال
گواہوں کی گواہی کے سبب زانی کو حد لگائی گئی
مگر بعد میں گواہوں میں سے کوئی ایک غلام نکلا تو کیا حکم ہے؟

جواب
سب گواہوں پر حد لگائی جائے گی :-

دلیل :-
کیونکہ گواہوں کے 3 ہونے کی وجہ سے انہوں
نے تہمت لگائی ہے۔
ضمان میں اختلاف ہے۔
عند الامام اعظم :-
مضروب کے مارنے کا تاوان نہ ہی گواہوں

Date 19-04 2018

پر ہوگا۔ اور نہ ہی بیت المال پر ہوگا۔ اور اگر اسکو

زخم کیا گیا ہو تو اسکی دیت بیت المال پر ہوگی۔

دلیل:۔

مرد کو درد ناک مارنا مقصود تھا۔ نہ کہ ہلاک

کرنا مقصود تھا۔

تو لہذا ضارب کی کوتاہی کی وجہ سے

زخم لگ گیا۔ جو کہ تربیت کی کمی کی وجہ سے ہے۔

لہذا اسکو اسی پر اقتصار کریں گے گواہوں کے

قصور کیطرف متعدی نہیں کرینگے۔ اور ان پر ضمان

بھی واجب نہ ہوگا۔ تاکہ لوگ اقامت حد سے

منع نہ کریں۔ تاوان کے خوف کی وجہ سے۔

عندالصاحبین:۔

مارنے کا تاوان اور دیت بیت

المال پر ہوگی:۔

صاحب ھدایہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:۔

کہ اسکا

مطلب یہ ہے کہ جب مارنے کا زخم ہو اور

Date 19-04-2018

اسی اختلاف پر یہ صورت ہے کہ جب مارنے کی وجہ سے

مرد مر جائے یا کوڑے مارنے کے سبب زخم کے بعد گواہ

رجوع کریں تو امام اعظم علیہ الرحمہ کے نزدیک بیت

المال سے ضمان نہ لیا جائے گا۔

اور صاحبین کے نزدیک

لیا جائے گا۔

دلیل الصاحبین:-

اسلئے کہ گواہوں کی گواہی کے سبب

مرد کو مارا گیا ہے اور زخم سے بچنا طاقت سے باہر ہے۔

تو لہذا اگر مارنے کی وجہ سے مرد زخمی ہو گیا۔ یا ہلاک ہو گیا

اور گواہوں نے رجوع کر لیا تو ان سے ضمان لیا جائے گا۔

اور

گواہوں کے رجوع نہ کرنے کے وقت ضمان بیت المال

پر واجب ہوگا۔ کیونکہ جلاد نے بھی تو قاضی کے حکم سے

مرد کو مارا ہے۔ اور قاضی مسلمانوں کا عامل ہے۔ تو تاوان

بھی مسلمانوں کے مال سے واجب ہوگا۔

طرجم و القصاص:-

Date 19-04-2018

سوال: واذا شهد اربعة علی رجل بالزنا فرجم فکلما رجع ... الخ

عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب:

اگر چار گواہوں نے کسی مرد کے خلاف زناء کی گواہی دی تو زانی کو رجم کر دیا گیا پھر ایک گواہ نے رجوع کر لیا تو اسی پر حد واجب ہوگی اور ایک چوتھائی دیت واجب ہوگی:-

دیت واجب ہونے کی دلیل:- کیونکہ چار گواہوں کی گواہی سے اسکو رجم کیا تھا۔ مگر ایک نے رجوع کیا ہے تو لہذا اُسی پر دیت واجب ہوگی جو کہ ایک تہائی ہے۔

عند الشافعی:- دیت واجب نہ ہوگی بلکہ اس ایک راجع کو قتل کیا جائے گا۔

دلیل: جب قصاص کے بعد گواہوں نے رجوع کر لیا تو انکو قتل کیا جاتا ہے۔ تو اسی طرح رجم کے بعد گواہوں نے رجوع کر لیا تو انکو قتل کیا جائے گا:-

مذکورہ راجع پر حد واجب کرنے میں اختلاف:-

عند الائمہ ثلاثہ:- راجع پر حد واجب ہوگی:-

Date 19-06 2018

دلیل:-
تین گواہوں کے ساتھ چوتھے کی گواہی رجوع سے
پہلے تو گواہی تھی۔ مگر رجوع کے بعد تہمت ہوگی۔
کیونکہ رجوع
کرنے سے گواہی منسوخ ہوگی تو لہذا اس گواہی کو فی الحال
مردے کیلئے تہمت بنائے گے۔ اور قاضی کے فیصلہ کے
معدوم ہونے کی وجہ راجع کے حق میں فیصلہ بھی
معدوم ہو جائے گا۔ تو شبعہ پیدا ہونے کی وجہ سے حد
واجب ہوگی:-

عند الزفر:-
حد اور دیت واجب نہیں ہے۔
دلیل:-
کیونکہ اگر راجع زندہ شخص پر تہمت لگانے
والا ہوا تو وہ مقذوف علیہ کے مرنے سے باطل ہو جائے
گی۔ اور اگر راجع مردہ شخص پر تہمت لگانے والا ہو تو
اس میں شبعہ پیدا ہو گیا۔
لہذا راجع پر حد
واجب نہ ہوگی:-

Date 19. 04 2018

سوال | فان لم یحدّ المشھود علیہ حتی رجع واحد ... الخ

وضاحت کریں؟

جواب | عند الشیخین:-

گواہوں میں سے ایک نے رجوع کر لیا تو

چاروں گواہوں پر حد لگانا واجب ہے۔ اور مشھود علیہ

سے حد ساقط ہو جائے گی۔

دلیل:-

حد لگانا بھی ایک فیصلہ ہے۔ تو یہ ایسے ہی

ہو گیا کہ جیسے فیصلہ سے پہلے گواہوں سے کوئی رجوع

کرے اور اسی وجہ سے مشھود علیہ پر حد واجب نہ ہوگی۔

اور اگر فیصلہ سے پہلے اگر کوئی گواہ رجوع کرے تو

تمام گواہوں پر حد واجب ہوگی:-

عند المحمد:-

فاصل کرکے راجع پر حد لگانا واجب ہے۔

دلیل:-

کیونکہ قاضی کے فیصلہ کے سبب شہادت پختہ

ہو گئی تھی۔ تو شہادت صرف راجع کے حق میں فسخ

ہوگی نہ کہ ۴ گواہوں کے حق میں منسوخ ہوگی۔

Date 19.04.2018

جیسا کہ مشہود علیہ پر حد لگانے کے بعد اگر کوئی گواہ رجوع کرے تو صرف راجع پر حد لگائی جائے گی۔ نہ کہ چاروں گواہوں پر حد لگائی جاتی ہے۔

عند الزفر:۔
صرف راجع پر حد واجب ہے۔
دلیل:۔
کیونکہ راجع کی بات دوسرے کے حق میں دلیل نہیں ہے۔ لہذا صرف راجع پر ہی حد واجب ہوگی نہ کہ سب گواہوں پر حد واجب ہوگی۔

انکے خلاف ہماری دلیل:۔
اصل میں گواہوں کا کلام تہمت تھا جو کہ قاضی کے فیصلے کے سبب شہادت ہو گیا۔ تو جب یہ کلام قذف نہ رہا تو سب پر حد واجب ہوگی نہ کہ صرف راجع پر حد واجب ہوگی۔

سوال: اگر چار گواہوں نے کسی مرد کے خلاف زناء کی گواہی دی تو اسکی تفتیش کرکے مشہود علیہ کو رجم کر دیا گیا پھر اسکے بعد گواہ مجوسی یا غلام نکلے تو پھر کیا حکم ہے؟

Date 19-06 2018

جواب | عند الامام اعظم:۔
تفتیش کرنے والوں پر دیت واجب ہوگی۔

جب وہ تفتیش سے رجوع کریں:۔

دلیل:۔
کیونکہ گواہی تفتیش کی وجہ سے حجت کاملہ

تھی۔ تو لہذا تفتیش علت کی علت کے معنیٰ میں ہوگی۔

تو دیت کا حکم بھی تفتیش کیطرف مفضی ہوگا۔
لہذا تفتیش کرنے

والوں پر دیت واجب ہوگی۔ نہ کہ گواہوں پر دیت واجب ہوگی۔

بخلاف محصن گواہوں کے:۔
کیونکہ محصن ہونا

شرط ہے نہ کہ علت۔ اور اس بات میں کوئی فرق نہیں

کہ گواہ شہادت کے ساتھ گواہی دیں۔ یا خبر کے ساتھ

گواہی دیں۔

عند الصاحبین:۔
دیت بیت المال پر واجب ہوگی۔ ایک

قول کے مطابق یہ اس وقت ہے کہ جب تفتیش

کرنے والے کہیں کہ ہم نے جان بوجھ کر تفتیش پر اعتماد

Date 19-06-2018

کیا۔ باوجود اسکے کہ ہمیں معلوم تھا کہ گواہ جھوٹے ہیں۔

دلیل:۔

گواہوں نے گواہی پر خیر کی ثناء کی ہے تو یہ ایسے ہی ہو گیا:۔ جیسے گواہوں نے مشھود علیہ پر خیر کی ثناء کی ہو گواہ مشھود علیہ کے محصن ہونے پر گواہی دیں تو لہذا گواہوں پر بھی دیت واجب نہیں۔ اور نہ ہی تفتیش کرنے والوں پر دیت واجب ہے۔ بلکہ بیت المال پر دیت واجب ہے۔

مذکورہ صورت میں گواہوں پر حد نہ لگانے کی وجہ:۔

کیونکہ

گواہوں کا کلام گواہی واقع ہی نہ ہوا اور انکو حد قذف ہی نہیں لگائی جائے گی۔

سوال: مشھود علیہ کا بچہ نہ ہو اور اس پر محصن ہونے کی ایک مرد اور دو عورتیں گواہی دیں تو کیا حکم ہے؟

جواب: عند الامام اعظم:۔

مشھود علیہ کو رجم کیا جائے گا۔

دلیل:۔

محصن ہونا اچھی عادت ہے۔ زنا سے بچاتی ہے

Date 19. 04 2018

اور جو چیز زناء سے روکنے والی ہو وہ زناء کی علت کس طرح

ہو سکتی ہے۔ تو یہ مسئلہ ایسے ہی ہو گیا۔ کہ جب گواہوں

نے محصن ہونے کے علاوہ میں گواہی دی تو بھی مشہود علیہ

کے انکار کے سبب اسکو رجم کیا جاتا:۔

بخلاف آزادی کے:۔

کیونکہ آزادی دو گواہوں سے ثابت

ہو جاتی ہے۔ بہرحال زناء کے مقدم ہونے کو گواہی ثابت

نہیں کرے گی۔ کیونکہ مسلمان زناء کا انکار کرتا ہے۔ اور اس سے

مسلمان کو ضرر ہوتا ہے۔

عند الزفر و الشافعی:۔

مشہود علیہ کو رجم نہیں کیا جائے گا۔

دلیل الشافعی:۔

مذکورہ گواہی قابل قبول نہیں۔ کیونکہ ہر حال میں

عورتوں کی گواہی معتبر نہیں:۔

دلیل الزفر:۔

کیونکہ رجم کیلئے شادی شدہ ہونا شرط ہے

اور علت کے معنی میں ہے۔

اور کیونکہ شادی شدہ ہونے

کی وجہ سے جنایت زناء کرنا بڑھ جاتی ہے۔ تو ہذا الحکم

Date 19-06-2018

رجم کیلئے حقیقی علت ہو گیا۔ اس وجہ سے زناء میں

عورتوں کی گواہی معتبر نہیں۔

تو یہ مسئلہ ایسے ہی

ہو گیا کہ جب 2 ذمیوں نے کسی ذمی پر گواہی دی کہ

جسکے مسلمان غلام نے زناء کیا ہو کہ اسکو زناء سے قبل

آزاد کر دیا ہے۔ تو انکی گواہی معتبر نہیں۔

"تمت بالخیر"

"باب حد القذف"

Date 19. 04 2018

سوال: قذف کی تعریف تحریر کریں؟

جواب: لغوی معنیٰ:-

پھینکنا:-

اصطلاحی معنیٰ:-

شادی شدہ کی طرف صراحۃً یا دلالۃً زناء کی نسبت کرنا:-

سوال: "واذا قذف الرجل رجلا محصنا او امرأۃ ..... الخ" عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: اگر کسی بندے نے شادی شدہ عورت و مرد پر صراحۃً زناء کی تہمت لگائی اور مقذوف علیہ حد کا مطالبہ کرے تو حاکم قاذف کو "80" کوڑے مارے گا اگر وہ آزاد ہو۔

نقلی دلیل:-

قولہ تعالیٰ: "والذین یرمون المحصنات الی آخ قال فاجلدوھم ثمانین جلدۃ":-

مذکورہ آیت میں "رمی" سے مراد "زناء" ہے۔ بالاجماع اور اشارۃً "گواہوں کا شرط ہونا بھی معلوم ہو رہی ہے کیونکہ چار گواہ صرف زناء میں ہی مطلوب ہوتے ہیں۔

Date 19-06-2018

اور مقذوف علیہ کا حق ہے۔ کیونکہ اس سے عار زنا دور ہوگا۔ اور مقذوف علیہ کا محصن ہونا مذکورہ آیت کریمہ کی وجہ سے ہے۔

سوال: ولا یطالب بحد القذف للمیت الا من یقع القدح ... الخ عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: عند الاحناف:-
میت کیلئے حد قذف کا مطالبہ وہی کر سکتا ہے جسکو قذف کی وجہ سے رشتہ میں شرم محسوس ہو۔ اور وہ بیٹا اور باپ ہو۔

دلیل:-
کیونکہ بیٹے اور باپ سے جزئیت کی وجہ سے انکو شرم محسوس ہوتی ہے۔ لہذا میت کیلئے صرف بیٹا اور والدین حد قذف کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ نہ کہ ہر وارث:- کیونکہ حد قذف کے مطالبے کی ولایت بطریق وراثت نہیں ہے۔ بلکہ نسب میں عار کی وجہ سے ہے۔ لہذا بیٹے اور باپ کے علاوہ کوئی بھی میت کیلئے حد قذف کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔ اسی وجہ سے ہمارے نزدیک اگر بیٹے نے باپ کو مارا تو باپ کی وراثت سے محروم ہو جائے گا۔ اور حد قذف کا مطالبہ کرنا نواسے کیلئے بھی ثابت ہو جائے گا۔ جیسا کہ پوتے کیلئے۔ بخلاف امام محمد کے۔ اور حد قذف کا مطالبہ بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتے کیلئے بھی ثابت ہو جائے گا۔ بخلاف امام زفر کے:-

عند الشافعی:-
میت کیلئے حد قذف کا مطالبہ ہر وہ بندہ کر سکتا ہے جسکا وراثت میں حق ہو۔

دلیل:-
کیونکہ حد قذف وراثت میں جاری ہوتی ہے۔

Date 19-06-2018

سوال: من قال لامرأته یا زانیہ فقالت لا بل انت ... الخ
عبارت کی وضاحت کریں؟

جواب: اگر کسی نے کسی کو کہا اے زانی اور دوسرے نے کہا نہیں بلکہ تو زانی ہے۔
تو دونوں پر حد واجب ہے۔

وجہ:-
کیونکہ کلمہ "بل" عطف کا ہے۔ جو کہ غلطی کا ازالہ کرتا
ہے۔ لہذا جو تہمت پہلے میں ہے۔ وہ دوسرے میں بھی ہے
لہذا دونوں پر حد واجب ہے۔

دوسری صورت:-
کسی نے اپنی بیوی کو کہا اے زانیہ تو عورت نے کہا
"لا بل انت" تو عورت پر حد قذف واجب ہوگی نہ کہ لعان۔

دلیل:-
کیونکہ عورت اور مرد دونوں قاذف ہیں۔ اور
مرد کی تہمت لعان کو واجب کرتی اور عورت کی تہمت حد قذف کو
واجب کرتی ہے۔ ابتداء کرنے میں حد کی وجہ سے لعان باطل ہو گیا
کیونکہ محدود فی القذف لعان کا اہل نہیں ہوتی۔ مگر ابتداء کرنے میں
لعان کی وجہ سے حد ساقط نہ ہوگی۔ لہذا لعان کو دور کرنے کیلئے
حیلہ نکالا جائے گا۔ کیونکہ لعان حد کے معنیٰ میں ہے

Date 19.04.2018

سوال: بندے اپنے بچے کا اقرار کیا پھر نفی کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر کسی نے بچہ کا اقرار کیا پھر انکار کیا تو یہ لعان ہے۔
کیونکہ پہلے اس نے نسب کا اقرار کیا ہے پھر انکار کیا تو وہ قاذف ہوگا۔
اور اگر پہلے انکار کیا پھر اقرار کیا تو حد ہوگی کیونکہ جب اس نے اپنے آپکو جھٹلایا تو لعان باطل ہو گیا۔ کیونکہ حد اصل ہے۔ جب لعان باطل ہو گیا تو حد واجب ہو گئی۔ اور دونوں صورتوں میں نسب ثابت ہو جائے گا۔
کیونکہ اقرار پایا گیا چاہے پہلے ہو یا بعد میں!۔

سوال: اذا قذف امرأۃ زنت فی نصرانیتها ... الخ وضاحت کریں؟

جواب: اگر قاذف نے ایسی عورت پر تہمت لگائی۔ جس نے حالت کفر میں زناء کیا ہو تو بھی قاذف پر حد واجب نہیں۔
وجہ!۔
کیونکہ مقذوف علیہ عورت سے شرعی طور پر زناء کے متحقق ہونے کی وجہ سے قاذف اپنے کلام میں سچا ہے

Date 19-06-2018

اور وہ عورت زانی کی ملک میں نہیں تھی۔ اس وجہ سے

عورت پر حد واجب ہوگی نہ کہ قاذف پر:۔

سوال: ولو قذف رجلا وطی امتہ وھی مجوسیۃ ..... الخ
وضاحت کریں؟

جواب: اگر قاذف نے کسی پر تہمت لگائی کہ اس نے اپنی لونڈی

مجوسیہ سے وطی کی ہے۔ تو قاذف پر حد واجب ہے۔

دلیل:۔
کیونکہ مقذوف علیہ نے اپنی ہی ملک میں وطی کی

ہے۔ لہذا قاذف اپنے کلام میں کاذب ہوگیا جسکی بناء پر

قاذف پر حد واجب ہوگی۔

عند ابو یوسف:۔
مکاتبہ سے وطی کرنے کی وجہ سے اسکا محصن

ہونا ساقط ہوگیا۔ جسکی وجہ سے قاذف پر حد واجب نہیں۔

دلیل:۔
کیونکہ مقذوف علیہ نے غیر کی ملک میں وطی

کی ہے۔ جسکی وجہ سے اس پر حد زناء واجب ہے۔ نہ کہ

قاذف پر حد واجب ہے۔

رد:۔
کیونکہ مقذوف علیہ نے اپنی ملک میں وطی کی ہے۔ لہذا

Date 19-06-2018

مقذوف علیہ پر حد واجب نہیں ہوگی البتہ قاذف

پر حد واجب ہوگی

سوال: اگر قاذف کو حد لگائی جا رہی تھی کہ مقذوف علیہ مر گیا

تو بقیہ حد کا کیا حکم ہے؟

جواب: عند الائمہ :-

باقی حد قذف باطل ہوگی۔

دلیل :-

کیونکہ حد قذف میں حق اللہ غالب ہے۔

اسوجہ سے حد قذف میں وراثت جاری نہیں ہوتی۔

اور اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ حد قذف میں

حق اللہ و حق العبد ہیں۔ حد قذف میں حق العبد

اسطرح ہے۔ کیونکہ حد قذف کو بندے سے عار دور کرنے

کیلئے مشروع کیا گیا ہے۔ اور حد قذف میں حق اللہ کی

بے ادبی پر جرأت کرتا ہے اور حد قذف لگانے سے

مقصود عالم کو فساد سے خالی کرنا ہے۔ اور یہ حق الشرع

کی علامت ہے

Date 20-4 2018

لہذا جب حق العبد و حق اللہ میں معارضہ ہو گیا تو

عند الشافعی :-

حق العبد کے غالب ہونے کی طرف مائل ہوئے

ہیں۔ کیونکہ بندے کی حاجت زیادہ ہیں۔ اور بندے

کا حق اللہ کے حق سے مقدم ہے اور شریعت تہمت سے

بے نیاز ہے۔

عند الاعظم :-

حق اللہ کے غالب ہونے کی وجہ سے حق اللہ

کی طرف مائل ہوئے ہیں۔ کیونکہ جو حق العبد ہے۔ اسکا

متولی اللہ ہے۔ لہذا حق العبد بھی حق اللہ ہو گا۔ اور

اسطرح امام شافعی علیہ الرحمۃ کے قول میں نہیں ہے۔

کیونکہ بندے کیلئے حقوق الشرع کو حاصل کرنے میں

کوئی ولایت نہیں ہے۔ مگر نیابت :-

اور یہ وہ مشہور قاعدہ ہے جس پر کثیر مختلف فیہ

مسائل متفرع ہوتے ہیں :-

عند الشافعی :-

باقی حد باطل نہ ہوگی :-

دلیل :- حق العبد کا اعتبار کرتے ہوئے۔ حد قذف وراثت میں

جاری ہوتی ہے :-